18 ٹھوس گندگی : گندگی کو وسیلے میں تبدیل کرنا:۔

اس باب میں	صفحہ
کہانی: عرفان نے صحت اور عزت کیسے حاصل کی	388
بعض گندگی ختم نہیں ہوتی	389
جو گندگی درست طریقے سے تلف نہ کی جائے	390
علاقے کی صفائی اور وسائل کی بازیافت	391
سرگرمی: علاقائی ٹریش واک(Trash Walk)	391
کہانی: علاقہ ردی چیزوں کی تجارت کرتا ہے	395
علاقے کا ٹھوس گندگی کو ٹھکانے لگانے کا پروگرام	396
گندگی کو کم کرنا	396
کہانی: پلاسٹک تھیلوں پر پابندی لگانا	397
ابتداء میں ردی چیز کو چھانٹنا	398
کمپوسٹ بنانا: نامیاتی گندگی سے کھاد بنانا	400
کہانی: علاقے میں کمپوسٹ کا پروگرام	401
ممکنہ چیزوں کو دوبارہ استعمال کرنا	404
دوبارہ استعمال سے گندگی وسیلے میں تبدیل ہو جاتی ہے	404
گندگی کو جمع کرنا، لے جانا اور ذخیرہ کرنا	406
علاقے میں وسائل کی بازیافت کے مرکز کا قیام	407
کہانی: وسائل کی بازیافت کا مرکز	408
گندگی سے چھٹکارا پانا	409
زہریلی گندگی	410
نکاسی خندقیں	412
گندگی کا مکمل خاتمہ	416
کہانی: ایک قصبہ ٹھوس گندگی کے خلاف کوشاں ہے	416
گندگی اور قانون	417
کہانی: فلپائن میں غلاظت سوزی اور گندگی کے متعلق قوانین	417

ٹھوس گندگی: گندگی کو وسیلے میں تبدیل کرنا

ٹھوس گندگی کو کوڑا کرکٹ، ردی اشیاء وغیرہ بھی کہا جاتا ہے۔ضروری نہیں کہ یہ بیکار چیزیں بیماریاں پیدا کریں ان بیکار چیزوں سے دوسری چیزیں بھی بنائی جاسکتی ہیں۔لیکن جب ان بے کار چیزوں کو درست طریقے سے تلف نہ کئے جائے۔الگ نہ کئے جائیں اور اکٹھی نہ کی جائیں یا اسے دوبارہ استعمال نہ کیا جائے تو بدبودار اور گندہ ہوسکتی ہیں اور صحت کے مسائل بنا سکتی ہیں۔ہم میں سے اکثر لوگ گندگی کو پھینک کر یہ خیال کرتے ہیں کہ دوسرے لوگ اسے ہٹا دیں گے۔اکثر یہ غریب لوگ ہی ہوتے ہیں جنہیں گندگی کے قریب رہائش کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔جو گندگی باقی سوسائٹی کے ہاتھوں پیدا ہوتی ہے۔اور یہ اکثر غریب لوگ ہی ہوتے ہیں جو گندگی کو تلف کرنے، جمع کرنے، چھاننے اور صاف کرنے کا کام کرتے ہیں۔جس سے قابل استعمال چیزیں بنائی جاتی ہیں جسے وسائل کی بازیافت (Resource Recovery) کہا جاتا ہے۔

سب لوگوں کو اس بات پر اتفاق ہے کہ گندگی سے متعلق کا کام ماحول اور صحت کے لئے بہت ضروری ہے لیکن جو لوگ یہ کام کرتے ہیں اُنہیں معقول اُجرت دی جاتی ہے اور نہ معاشرے میں اُن کی عزت وتکریم ہوتی ہے۔گندگی کے صحیح انتظام کرنے سے لوگوں کی صحت محفوظ رہتی ہے۔ہمیں بیکار چیزوں کی مقدار کو کم کرنا چاہئے اور ان بیکار چیزوں سے دوبارہ قابل استعمال چیزیں بنانی چاہئیں۔گندگی کو روکنے کی ذمہ داری تو ہر کسی کی ہے لیکن سب سے زیادہ ذمہ داری صنعتی فیکٹریوں اور حکومتوں کی ہے کہ وہ گندگی کو ٹھکانے لگانے کا معقول انتظام کریں۔

عرفان نے صحت اور عزت کیسے حاصل کی

انڈونیشیا کے شہر بندونگ میں عرفان روزانہ بے کار چیزوں کو جمع کرنے کیلئے جاتا تھا۔ چونکہ اُس کا گھر بے کار چیزوں سے فاصلے پر تھا اس لئے اُسے بے کار چیزوں کے بھاری بوجھ کندھے پر لے جانے پڑتے تھے۔

عرفان روزانہ گندگی کو چھانتا اور قیمتی چیزیں تاجروں پر فروخت کرتا۔ بعض ڈیلر شیشہ خریدتے، بعض دھات کے ٹکڑے جبکہ بعض کاغذ خرید لیتے۔ لیکن جو چیزیں تاجر نہیں خریدتے تھے وہ عرفان کے گھر کے اردگرد ڈھیر ہوتی جاتیں۔ اس کا صحن خطرناک کوڑے کرکٹ کی ڈھیر میں تبدیل ہوگیا۔ کوئی دوسری جگہ نہیں تھی جہاں وہ یہ گندگی پھینک آتا۔ بعض اوقات وہ بیمار پڑ جاتا تب وہ کوئی کام نہیں کرسکتا تھا۔ بار بار اُسے بخار ہوتا اور ملیریا کی وجہ سے ٹھنڈ لگتی کیونکہ اس کے صحن میں موجودہ ٹائروں میں مچھر پلتے۔ اُس کے سخت کام کے باوجود اکثر پولیس والے اُسے اس لئے تنگ کرتے کیونکہ وہ گلیوں اور دکانوں کے سامنے گندگی میں چھان بین کرتا۔

عرفان اور اُس کے دوسرے ہم کاروں نے ایک مرکز کے قیام کا فیصلہ کیا تاکہ وہ اپنی جمع شدہ اشیاء آسانی سے فروخت کرسکیں۔ اور ایک دوسرے کو معلومات اوزار اور دوسری ضروری اطلاعات فراہم کرسکیں۔ اُنہوں نے ایک مقامی تنظیم سے رابطہ کیا جو ماحول اور مزدوروں کے حقوق کے لئے کام کرتی ہے۔ اُن سب نے مل کر وسائل کی بازیافت کا ایک جامع پروگرام بنایا۔

ماحولیاتی تنظیموں نے ''وسائل کی بازیافت'' کے متعلق حکومت سے معاونت کا مطالبہ کیا۔ تاکہ دکاندار اور پولیس والے گندگی کو چھاننے والے لوگوں سے اچھا سلوک کریں۔ حکومت راضی ہوئی اور مرکز قائم کیا گیا جہاں یہ سب لوگ اپنی جمع کی ہوئی گندگی میں چھان بین کرسکتے تھے۔ انہیں ہتھ گاڑیاں بھی دی گئیں جن کے ذریعے وہ گندگی کو آسانی سے جمع کرسکتے، مرکز لاتے، یا ڈائریکٹ کباڑ کے تاجروں کے پاس لے جاتے۔ ''وسائل کی بازیافت'' کے مرکز نے انہیں دستانے اور جوتے مہیا کئے تاکہ تیز دھار والی چیزوں سے اُن کے ہاتھ پاؤں محفوظ رہے۔ جب ماحولیاتی تنظیم والوں کو معلوم ہوا کہ عرفان کو ملیریا ہوا ہے تو انہوں نے اس کے علاج میں معاونت کی۔

عرفان اب بھی سخت محنت کرتے ہیں لیکن اُس کی صحت بہتر ہوگئی ہے اور اس کے گھر کا صحن اب کرڈا وان نہیں ہے۔ پولیس والے اور دکاندار اب اُن کی عزت کرتے ہیں کیونکہ ماحول کو صاف رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب اُن لوگوں پر سب شہر والے فخر کرتے ہیں کیونکہ اُن کی وجہ سے اُن کا شہر صاف رہتا ہے۔

بعض گندگی ختم نہیں ہوتی

گندگی کا مسئلہ ہر کہیں ہوتا ہے کیونکہ یہ گندگی ہم ہی بناتے ہیں۔اور بعض گندگی ختم بھی نہیں ہوتی جیسے پلاسٹک، شیشہ اور دھات۔ پہلے خوراک اور دوسرے سامان کو قدرتی اور قابل استعمال مواد میں لپیٹا جاتا تھا جیسے کیلے کے پتوں اور اخبار کے کاغذوں میں۔ برتن اور دوسری مفید چیزیں مٹی، لکڑی وغیرہ سے بنائی جاتی تھیں۔ پھر جب یہ اشیاء ردی ہو جاتی تھیں تو یہ بے کار نہ ہوتی تھیں۔ کیونکہ یہ چیزیں جلدی سڑ کر واپس مٹی میں شامل ہو جاتی تھیں۔

اب فیکٹری کی تیار کردہ چیزیں جیسے پلاسٹک، دھات اور کیمیکلز استعمال کرتے ہیں۔ یہ چیزیں بہت مضبوط ہوتی ہیں اور یہ آسانی سے نہیں گلتیں۔ بوتلوں، پلاسٹک کے تھیلوں اور ڈبوں میں چیزوں کی نقل وحمل اور فروخت آسان ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ چند دیگر مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں۔

پلاسٹک تھیلی کی زندگی کا چکر: ۔ پہلے لوگ چیزوں کو لے جانے کے لئے کپڑے کے تھیلے اور ٹوکریاں استعمال کرتے تھے۔ اب ہم پلاسٹک کے تھیلے استعمال کرتے ہیں۔ ہم ہر سال لاکھوں تھیلے استعمال کر کے پھینکتے ہیں۔

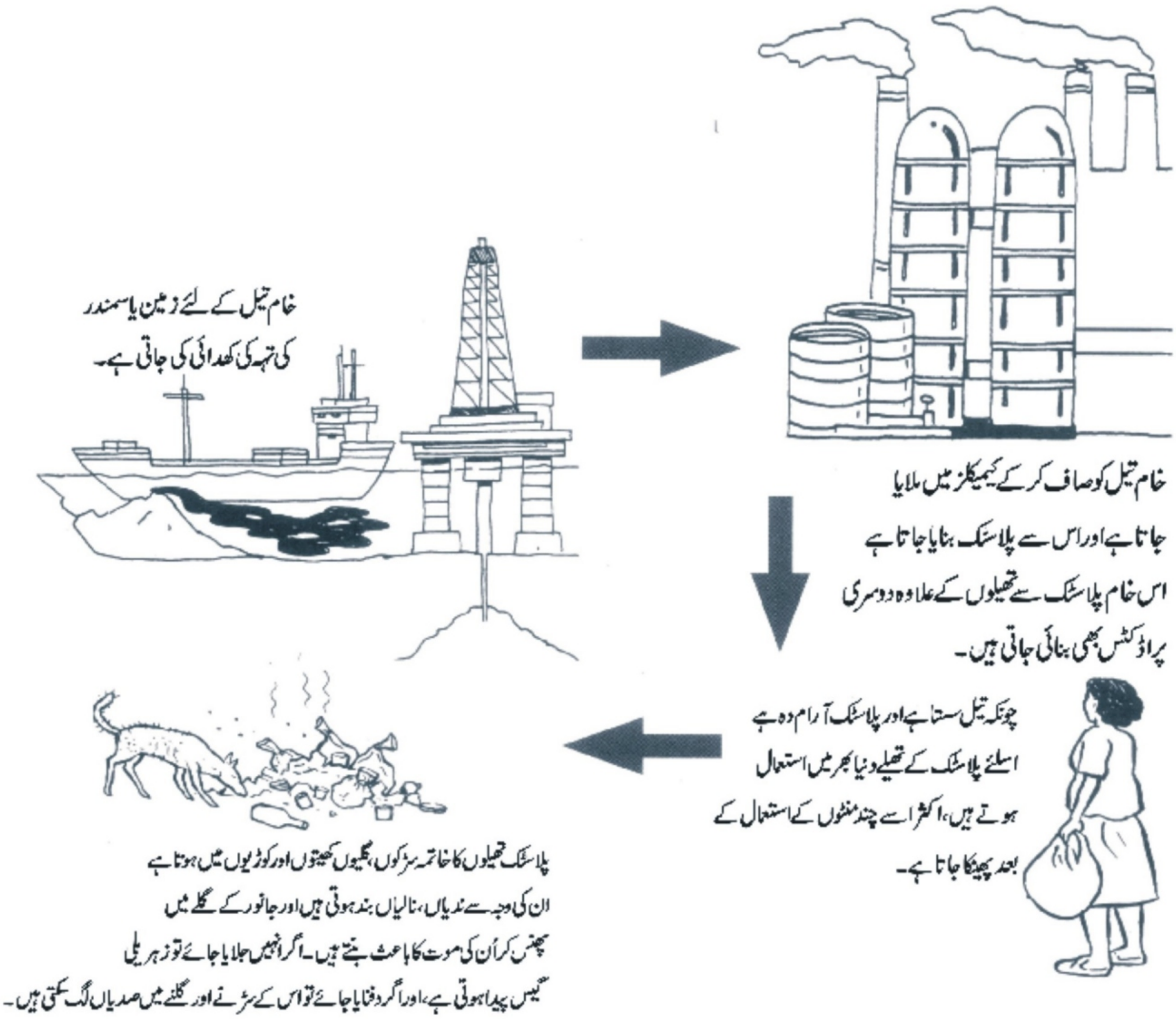

جب گندگی درست طریقے سے تلف نہ کی جائے

جب ہمارے ماحول میں گندگی ڈھیر ہوتی ہے یا منتشر ہوتی ہے تو بدصورت، بدبودار، ناگوار اور صحت کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔ جب ردی چیزوں کو الگ الگ نہ کیا جائے تو اس سے پیدا ہونے والے مسائل میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ جب نقصان دہ ردی چیزیں جیسے پرانی بیٹریاں اور استعمال شدہ سرنج اور دوائیوں کی بوتلیں عام چیزوں جیسے کاغذ اور خوراک کے ٹکڑے میں شامل ہوجاتی ہیں تو یہ گندگی مزید خطرناک ہوجاتی ہے۔ جب اس گندگی کو تلف نہ کیا جائے تو ان سے صحت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

- گندگی کی کھلی ڈھیروں میں چوہے، مچھر، مکھیاں، تل چٹے اور دوسرے کیڑے پلتے ہیں جن کی وجہ سے ملیریا، ڈینگی، بخار، ہیپاٹائٹس اور دوسری بیماریاں جنم لیتی ہیں۔
- ردی چیزوں اور کوڑیوں میں جراثیم پلتے ہیں یہ جراثیم اُن لوگوں اور بچوں کو منتقل ہوتے ہیں جو ان چیزوں میں کھیلتے ہیں یا ان چیزوں میں سے استعمال کی چیزیں چنتے ہیں۔ ان جراثیم کی وجہ سے دست، ہیضہ، خارش، جلد اور آنکھوں کی دوسری بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔
- اس گندگی کی وجہ سے نالیاں بند ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے پانی ساکن ہوجاتا ہے جس میں کیڑے مکوڑے پلتے ہیں۔ یہ پانی زمین میں جذب ہوکر پینے کا پانی اور مٹی کو گندہ کردیتا ہے۔
- گندگی کی ڈھیر جب پھسلتا ہے تو قریبی لوگوں کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔
- گندگی کی ڈھیر میں زہریلے کیمیکلز رس کر پینے کے پانی اور مٹی میں شامل ہوجاتے ہیں۔ بعض اوقات گندگی کی جن ڈھیروں میں زہریلے کیمیکلز ہوتے ہیں اُن میں آگ لگنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔
- جب کھلی فضاء یا بند جگہ میں زہریلے کیمیکلز یا پلاسٹک کو آگ لگائی جائے تو ہوا میں خطرناک گیس شامل ہوجاتی ہیں۔ اور اس کی راکھ مٹی اور پانی کو گندہ کرتی ہے۔ ان زہریلے کیمیکلز کی وجہ سے فوری طور پر یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ سینے کی بیماری، کھانسی، جی متلانا، اُلٹی کرنا اور آنکھ کی بیماری۔ جبکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کینسر اور پیدائشی معذوری کی بیماریاں بھی لگ سکتی ہیں۔

بعض بے کار چیزوں سے قابل استعمال چیزیں دوبارہ بنائی جاسکتی ہیں، بعض چیزیں لمبے عرصے میں سڑتی ہیں جبکہ بعض چیزیں سرے سے سڑتی ہی نہیں۔

گندگی سے لگنی والی بیماریوں کے متعلق مزید تفصیل کے لئے دیکھئے Where There Is No Doctor یا کوئی دوسری عام طبی کتاب پڑھیں۔ ٹھوس گندگی میں کام کرنے کیلئے جوتے، چہرے کا نقاب اور دستانے بہت مفید ہوتے ہیں۔ (دیکھئے صفحہ 406)۔

علاقے کے صفائی اور وسائل کی بازیافت

علاقے کو نقصان دہ چیزوں سے محفوظ کرنے سے اور ردی چیزوں کو کارآمد بنانے سے ماحولیاتی صحت بہتر ہوتی ہے۔ اور معیشت کو بھی سہارا ملتا ہے۔ مثلاً ارجنٹائن میں ردی چیزوں کو اکٹھا کرنے والے ایک گروپ نے اندازہ لگالیا تھا کہ اگر وہ ''بینوس ایریس'' کے شہر کے پورے کاغذوں کو دوبارہ قابل استعمال بنائیں تو وہ سالانہ دس ملین امریکی ڈالرز کی بچت کر سکتے ہیں۔ اگر یہ رقم ردی چیزوں کو جمع کرنے والوں کو دی جائے تو اُنہیں ماہانہ 150 امریکی ڈالر کی آمدنی ہوگی۔

ہر شخص اور ہر علاقہ گندگی کو محفوظ طریقے سے تلف کرنے کی ذمہ داری لے سکتا ہے۔ علاقائی سطح پر لوگ اگر چہ بہت سارے کام کر سکتے ہیں لیکن بیکار چیزوں کو تلف کرنے کا مسئلہ تب حل ہوسکتا ہے جب حکومت، فیکٹریاں اور لوگ مل کر اجتماعی طور پر کوشش کریں۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ فیکٹریوں پر پابندی لگائے کہ وہ کم سے کم فاضل مواد پیدا کریں تاکہ باقی لوگوں پر بوجھ زیادہ نہ پڑے۔ (دیکھیئے صفحہ 458) اگر حکومت لوگوں کی حوصلہ افزائی کرے کہ وہ ردی چیزوں کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کی کوشش کریں تو اس طرح بہت بچت ہوسکتی ہے۔ ملازمتیں پیدا ہوسکتی ہیں اور علاقے کے دوسرے مسائل حل ہوسکتے ہیں۔ (دیکھیئے صفحات 395، 401، 408 اور 416)

علاقائی ٹریش واک A Community Trash Walk:۔ علاقائی ٹریش واک کی شکل میں لوگوں کو اس مسئلے پر بحث مباحثے کا موقع ملتا ہے۔ لوگ گندگی کے متعلق اپنے خدشات کا اظہار کر سکتے ہیں۔ اور ایک صاف ماحول کی اُمید باندھ سکتے ہیں۔ واک کے دوران اور واک کے بعد لوگ ضروری اقدامات کا منصوبہ بنا سکتے ہیں۔ علاقے کی صفائی اور وسائل کی بازیافت کے لئے اقدامات اُٹھانے کا خاکہ تیار کر سکتے ہیں۔

ٹریش واک کا انتظام کریں

1) لوگوں کو ٹریش واک میں شامل ہونے کی دعوت دیں۔ ٹریش واک کو موثر بنانے کے لئے صرف پڑوسیوں کو دعوت نہ دیں بلکہ ردی چیزوں کو جمع کرنے والوں کے علاوہ ایسے لوگوں کو بھی دعوت دیں جو بااختیار ہوتے ہیں اور جو ردی چیزوں کو جمع کرنے، لے جانے اور دیگر حوالوں سے تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔ مثلاً:

- چھوٹی فیکٹریوں کے ملازم
- فاضل مادوں کے ٹرانسپورٹرز اور تاجر
- وہ خریدار جو ڈائریکٹ گھروں سے ردی چیزیں خریدتے ہیں۔
- وہ افراد جو کوڑیوں اور گلیوں میں فاضل مواد اُٹھاتے ہیں۔
- وہ سرکاری آفسران جو علاقائی صفائی کے پروگراموں میں تعاون کرتے ہیں۔

ٹریش واک کا انتظام کرنا

2) ٹریش واک سے پہلے ایک میٹنگ بلائیں۔ واک سے پہلے میٹنگ اس لئے مفید ہوتی ہے کہ اس میں واک کی ضرورت کی وضاحت کی جائے، اور یہ کہ اس واک کی مدد سے کن مقاصد کا حصول کیا جاسکتا ہے۔ ان فاضل مواد سے جو لوگ پھینکتے ہیں بعض لوگوں کی معاش وابستہ ہوتی ہے۔ اس طرح بعض علاقے کی خوبصورتی میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔

3) اپنی واک کی منصوبہ بندی کریں:۔ یہ فیصلہ کریں کہ واک کس طرف کرنی ہے اور جن چیزوں کو تلاش کرنا ہے ان کی لسٹ بنائیں مثلاً:

- گلیوں، نالوں اور نکاسی کھائیوں کو بند کرنے والی گندگی۔
- گلیوں اور آبی راستوں کے کنارے انسانی اور جانوروں کا فضلہ۔
- زہریلی گندگی
- وہ جانور جو گندگی کی ڈھیروں پر چرتے ہیں۔

علاقے کے عمر رسیدہ افراد سے پوچھیں کہ بیس یا تیس سال پہلے علاقے کی حالت کیسے تھی۔ کیا پہلے گندگی کیسے ہوتی تھی؟ اُس وقت لوگ ان گندگیوں کے ساتھ کیا کرتے تھے؟ واک کے دوران اس پر سوچیں۔

ٹریش واک کا انتظام کریں:

4) واک!

علاقے کے مختلف حصوں کی طرف واک کرنے کے لئے ٹیمیں بنائیں۔ کیونکہ مختلف گروپ مختلف مسائل کو نوٹ کریں گے۔ مردوں اور عورتوں کی الگ الگ ٹیمیں بنائیں۔ یا آپ مخلوط ٹیمیں بھی بنا سکتے ہیں۔ اس بات پر غور کریں کہ گندگی یہاں سے اکٹھی کی جاتی ہے اور کس طرح تلف کی جاتی ہے۔ کیا جگہ جگہ عوامی کوڑے دان لگے ہیں؟ کیا لوگ گندگی کو جلاتے ہیں یا کسی ڈھیر میں پھینکتے ہیں؟ کیا ان میں سے بعض چیزیں جمع کر کے دوبارہ قابل استعمال بنائی جاتی ہیں جیسے شیشے کی بوتلیں یا اخبارات ٹیم میں کسی ایک شخص کا انتخاب کریں واک کے دوران مسائل کی لسٹ بنائیں یا ان مسائل کی تصاویر بنائیں۔ واک کے دوران گندگی کی قسم کی وضاحت بھی لکھیں۔

5) گھروں میں موجود گندگی کا جائزہ لیں۔ گھروں میں کونسی اور کتنی گندگی ہے؟ واک کے دوران کسی رضا کار کے گھر کا جائزہ لیں کہ وہاں گندگی کی کونسی قسم ہے؟ اس میں سے بھری بالٹی لیکر زمین پر انڈیل دیں۔ اس گندگی کو پانچ ڈھیروں میں تقسیم کر دیں۔

- خوراک کے ٹکڑے اور دوسری نامیاتی گندگی
- پلاسٹک
- دھات
- کاغذ
- دوسری قسم کے ردی چیزیں۔

کونسی ڈھیر بڑی اور کونسی ڈھیر چھوٹی ہے؟ اور ان ردی چیزوں کے ساتھ عموماً کیا کیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ کیا کیا جا سکتا ہے؟ ان بے کار چیزوں سے گروپ مباحثہ کے لئے کچھ چیزیں لے جائیں باقی ردی چیزوں کو واپس کوڑے دانوں میں رکھ دیں۔

6) مشاہدات پر بحث کریں:۔ واک کے دوران اپنے مشاہدات دوسروں کو سنائیں۔ اپنی لائی ہوئی ردی چیزوں کو دوسروں کو دکھائیں اور اُن سے پوچھیں کہ آیا اُنہوں نے بھی یہی گندگی دیکھی اور کیا اس گندگی کو کار آمد بنایا جاتا ہے۔ یا کوڑے دانوں میں پھینکی جاتی ہے۔ کیا گندگی کو صحیح طریقے سے تلف نہ کرنے کی وجہ سے صحت کا کوئی مسئلہ تھا یا نہیں؟ کیا کسی کنبے کے پاس گندگی کے متعلق کوئی بہتر نظریہ تھا؟

ٹریش واک کا انتظام کریں۔

7) مسائل کے اثرات اور وجوہات کی لسٹ بنائیں۔

لوگوں کے اٹھائے ہوئے سوالات کو مباحثے کا رہنما ان سوالات اور مسائل کو دیکھیں۔ ہر کسی سے علاقے میں گندگی کی وجوہات کے متعلق پوچھ کر مسائل سے آگے لکھیں۔ پھر ان سے یہ پوچھیں کہ ان مسائل کے لوگوں کی صحت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ ان اثرات کو دوسرے کالم میں لکھیں۔

ٹریش واک

اثرات

- کھانسی
- بچوں کو دمے کا مرض ہونا
- آلودہ پانی

مسائل

- بدبو
- دھواں
- گندگی کی ڈھیر

وجوہات

- گندگی سے کھاد نہیں بنانا
- گندگی کو جلانا
- ڈبوں اور بوتلوں کی کثرت

8) اگلے اقدام کا منصوبہ بنائیں:۔ گروپ ان مسائل پر نظر ثانی کریں اور ممکنہ حل پر سوچیں۔ اگلے اقدامات ان مسائل کے اثرات میں تخفیف کرنے سے شروع کئے جاسکتے ہیں۔ یا ان اثرات کو مکمل طور پر ختم کرنے کے لئے اقدامات اُٹھانے کا منصوبہ بنایا جائے۔ ایسے سوالات پوچھیں:

- ہر گھر گندگی میں کیسے کمی لاسکتا ہے؟
- ہم گندگی سے کھاد کیسے بنا سکتے ہیں اور ردی چیزوں کو کیسے کار آمد بنا سکتے ہیں؟
- کیا ردی چیزوں کو کار آمد بنانے کے لئے کوئی علاقائی گروپ بنایا جاسکتا ہے؟
- کیا وسائل کی بازیافت کے مرکز کے قیام یا گندگی سے کھاد بنانے کیلئے جگہ مختص کرنے کیلئے زمین دستیاب ہے؟
- سب سے قریبی ریسائیکلنگ پلانٹ (Recycling Plant) کہاں ہے؟
- گندگی کی وجہ سے پیداشدہ مسائل سے نمٹنے کیلئے حکومت، فیکٹریاں، علاقائی لیڈر اور تاجر کیا کردار ادا کرسکتے ہیں؟

علاقائی ردی سے چیزوں کی تجارت کرنا

برازیل کے علاقے کیوریٹبا (Curitiba) کی جھونپڑیوں میں گندگی کے کئی گڑھے ہیں، کترنے والے جانوروں جو بیماریوں کے جراثیم لے جاتے ہیں، کی پرورش گاہیں تھیں۔ اس مسئلے سے بنٹنے کے لئے شہر کی کونسل نے ایک پروگرام کا آغاز کیا کہ "اپنی گندگی نہ پھینکیں، ہم اسے خریدتے ہیں" کونسل نے اندازہ لگایا کہ شہر کے کھلے گڑھوں کی صفائی پر کتنا خرچ آئے گا۔ پھر اسی کام کو کسی دوسری کمپنی کو ٹھیکہ پر دینے کی بجائے انہوں نے یہی رقم ایک تھیلی بھر گندگی کے تخمینے کے حساب سے وہاں کے باشندوں میں تقسیم کر دی۔

اُن کی جمع کی ہوئی گندگی کے عوض رقم ملنے کے علاوہ اُنہیں میونسل کمیٹی کو حوالہ کرنے والی ہر تھیلی کے بدلے مفت ٹرانزٹ ٹکٹ بھی دی گئی۔ چونکہ یہ لوگ شہر سے بہت دور رہتے ہیں اس لئے اُن ٹکٹوں کی بڑی پذیرائی ہوئی۔ کونسل نے تھیلی کے بدلے عطیات بھی دیئے تاکہ ان عطیات کی مدد سے باغات لگائے جائے اور دوسرے پراجیکٹ شروع کئے جائیں۔ جس علاقے میں پہلے گندگی کی ڈھیر لگی ہوتی تھی اب وہاں باغات اور پارک نظر آنے لگے۔ علاقائی صحت میں کافی بہتری آئی۔

معذوروں، بے روزگاروں اور غیر ملکیوں کو "وسائل کی بازیافت" کے مراکز میں ردی چیزوں کو چننے کی محفوظ ملازمتیں دی گئیں۔ خوراک کے ٹکڑوں اور باغ کے فاضل مواد کو شہر کے پارکوں اور مقامی کھیتوں میں کمپوسٹ کر دیا گیا (یعنی خاص طریقے سے اس سے کھاد بنائی گئی)۔ پلاسٹک اور دھات کو مقامی فیکٹریوں کو فروخت کر دیا گیا۔ پلاسٹک فوم کو پھاڑ کر کمبلوں میں بھر دیئے گئے۔ پروگرام کے آغاز کے چند سال بعد شہر کے اس پروگرام میں مزید بہتری لائی گئی۔ اُنہوں نے براہ راست اُن کسانوں سے خوراک خریدنا شروع کیا جن کے کھیت شہر کے قریب تھے۔ اب وہ لوگوں کو بے کار چیزوں کے بدلے تازہ خوراک کی تھیلی دیتے تھے۔ اس طرح کسانوں کی پیداوار بھی فروخت ہونے لگی۔ جھونپڑیوں کے غریب لوگوں کو بہتر غذائیت والی خوراکیں ملنے لگیں اور شہر بھی صاف ہو گیا۔

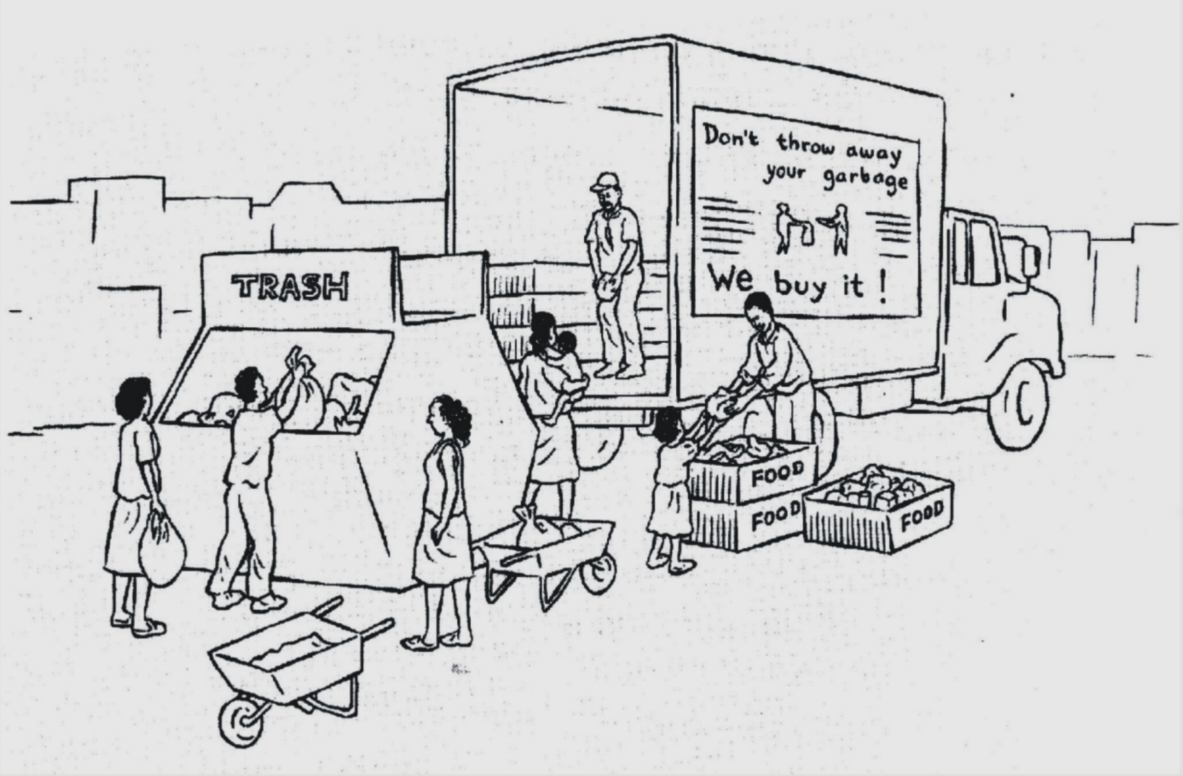

علاقے کا ٹھوس گندگی کا پروگرام

جب پورا علاقہ گندگی کے ہاتھوں پیدا ہونے والے مسائل کا اجتماعی طور پر ادراک کرلے تو پھر یہ مسائل حل ہوسکتے ہیں۔ایسے منصوبے شروع کئے جائیں جو علاقے کی ضروریات کا احاطہ کرے۔

ایک جامع پروگرام میں یہ اقدامات شامل ہونگے۔ (مزید اقدامات کے متعلق اگلے صفحات پر ملاحظہ کریں)

- گندگی کی مقدار کم کیجئے خصوصاً وہ چیزیں جو زہریلی ہوں یا جو دوبارہ قابل استعمال نہیں بنائی جاسکتیں۔
- ردی چیزوں کو الگ الگ کرنا: جہاں ردی چیزیں پیدا ہوتی ہیں وہیں ان میں سے کار آمد چیزوں کو الگ کرنا۔
- نامیاتی فاضل مواد اور خوراک کے ٹکڑوں کو کمپوسٹ کریں۔
- جب بھی ممکن ہو مواد کو دوبارہ استعمال کریں۔
- چیزوں کو دوبارہ قابل استعمال بنائیں۔حکومت اور صنعتی فیکٹریوں سے چیزوں کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کا مطالبہ کرنا۔
- فاضل کو جمع کیجئے، موزوں جگہ لے جائیں اور ذخیرہ کیجئے جو لوگ یہ کام کرتے ہیں اُن کو معقول اُجرت اور عزت دی جائے۔

گندگی کو کم کرنا:۔ جن چیزوں کا آغاز انڈسٹریوں میں ہوتا ہے اُن کا اختتام ہماری گلیوں، کھیتوں اور گھروں میں ہوتا۔"علاقائی گندگی کا پروگرام" کا ایک مقصد لوگوں کو ایسی چیزوں کے کم سے کم استعمال کرنے پر آمادہ

کرنا ہے جو ردی ہو کر گلیوں میں پہنچتی ہیں۔گندگی میں تخفیف کرنے کے چند طریقے یہ ہیں:

- اُن چیزوں کو خریدنے سے گریز کرنا جو کئی چیزوں میں لپیٹی ہوئی ہوں۔
- پلاسٹک اور دھات کی بجائے شیشے اور کارڈ بورڈ کو ترجیح دیں۔
- خریداری کرنے کے لئے اپنی تھیلی اور بیگ استعمال کریں اور پلاسٹک تھیلی لینے سے انکار کیجئے۔
- بار بار خریداری کرنے کی بجائے بیک وقت زیادہ خریداری کرنا تا کہ اضافی تھیلے گھر نہ آئے۔

علاقے کے لوگ دکانداروں اور مقامی حکومتوں کے ساتھ ملکر ان چیزوں کی روک تھام کیلئے کوشش کریں۔ اگر علاقائی لوگ تنظیم بنائیں تو اس طرح حکومت پر دباؤ پڑسکتا ہے کہ وہ ایسے تجارتی اداروں پر پابندی لگائے۔

پلاسٹک کی تھیلیوں پر پابندی

الاسکا کے گاؤں امانک کے نواح میں ہوا نے بہت ساری تھیلیاں اُڑا کر جمع کی تھیں۔ قریبی علاقے گیلینا میں یہ تھیلیاں درختوں میں پھنس گئی تھیں یا علاقے یوکن دریا میں پہنچ گئی تھیں۔ کاٹلک کے قریب جہاں دریا سمندر میں اُترتا ہے بہت ساری تھیلیاں مچھلیوں سے لپٹی ہوئی تھیں۔

لیکن ایسا نہیں ہوتا کیونکہ تین گاؤں میں 1998ء میں پلاسٹک کی تھیلیوں پر پابندی لگائی گئی تھی۔ ان تین گاؤں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے الاسکا کی ریاست میں مزید تیس گاؤں نے پلاسٹک تھیلیوں پر پابندی لگائی اور دن بدن پابندی لگانے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اب ان گاؤں میں کاغذی یا کپڑے کی تھیلیوں کے استعمال کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ کپڑے ی تھیلی سالوں تک بار بار استعمال کی جاسکتی ہے۔

الاسکا میں پلاسٹک کی تھیلیوں کے خلاف مہم کے پیش نظر Department of Environmental Conservation and the Yukon River Inter-tribal Wartershed Coucncil نے پلاسٹک کی تھیلیوں کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کے متعلق لوگوں کو تربیت دینے کا ایک پروگرام بنایا۔ اب لوگ پلاسٹک کی تھیلیوں کو کاٹ کر ٹوکریاں، چٹائیاں اور دوسری مفید چیزیں بنا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ اب لوگ ان چیزوں کو فروخت کرکے رقم کما رہے ہیں جن چیزوں کی وجہ سے پہلے گلی کوچے اور نالیاں گندی رہتی تھیں اب وہ کمائی کا ذریعہ بن چکی ہیں۔

ابتداء میں ردی چیزوں کو چھانٹنا

ابتداء ہی میں خوراک کے ٹکڑوں سے ردی کاغذ الگ کرنا، شیشے کے ٹکڑے علیحدہ کرنا دوسری چیزوں کو قابل استعمال بنانے میں معاون ہوتا ہے۔ اور ان چیزوں سے چھٹکارا حاصل ہوجاتا ہے جو دوبارہ قابل استعمال بنائی جاسکتی ہیں۔ اور یوں مکس فاضل مواد کے ہاتھوں بننے والی بیماریوں کی روک تھام بھی ہوجاتی ہے۔ (دیکھئے صفحہ 390) فاضل مواد کے صحیح انتظام میں ان چیزوں میں کانٹ چھانٹ کرنا پہلا قدم ہے۔ یہ تب مفید ثابت ہوتا ہے جب کانٹ چھانٹ کے بعد ان چیزوں کو تلف کرنے یا قابل استعمال بنانے کا کوئی معقول انتظام موجود ہو۔

کانٹ چھانٹ کے طریقے:۔ • فاضل مواد کا سب سے بڑا حصہ نامیاتی یا گیلا فاضل مواد ہوتا ہے۔ (خواہ یہ مواد شہروں میں ہوں یا دیہاتوں میں) ان نامیاتی فاضل مواد سے مراد خوراک کے ٹکڑے، مرجھائے ہوئے پودے اور پتے وغیرہ ہیں۔ نامیاتی فاضل مواد دھوپ اور پانی کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتے ہیں اور دوسرے جاندار اسے کھاتے بھی ہیں۔ (جیسے کیڑے مکوڑے اور بیکٹیریا) ان فاضل مواد سے کھاد بنتی ہے۔ (دیکھئے صفحہ 400)

فاضل مواد میں اکثر کاغذ، شیشے، دھات اور پلاسٹک ہوتے ہیں۔ ان فاضل مواد میں زیادہ حصہ فالتو تھیلیوں کا ہوتا ہے۔ ان میں زہریلے کیمیکلز بھی ہوسکتے ہیں جیسے پرانی بیٹریاں، روغن پلاسٹک ڈائپر (Diaper) پرانے زہریلے ادویات اور صفائی کرنے والی پراڈکٹس کے برتن۔

دو قسم کی کانٹ چھانٹ

گیلے فاضل مواد کمپوسٹ (کھاد) میں تبدیل ہوتے ہیں

خشک فاضل مواد کو قابل استعمال بنایا جاسکتا ہے یا اس کی مدد سے کوئی گڑھا بھر دیا جاتا ہے۔

تین یا تین سے زائد قسم کی کانٹ چھانٹ

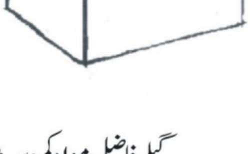

گیلے فاضل مواد کمپوسٹ (کھاد) میں تبدیل ہوتے ہیں

خشک، قابل استعمال مواد کو الگ کرکے دوبارہ قابل استعمال بنایا جاتا ہے یا گڑھے کو بھرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

زہریلے کیمیکلز کو تلف کرنے کے لئے خاص طریقے اور احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔

فاضل مواد کی کانٹ چھانٹ کے ذمہ دار کون ہیں؟

فاضل مواد کی کانٹ چھانٹ گھر میں، اُن تجارتی اداروں میں جو یہ پیدا کرتے ہیں ہوسکتی ہے یا فاضل مواد کو اکٹھا کرنے والے ان مواد کو چھانٹ سکتے ہیں۔ خواہ آپ کے علاقے میں گندگی کو تلف کرنے کے لئے کوئی بھی طریقہ اور پروگرام موجود ہو لیکن اُن لوگوں کو عزت و تکریم کی نظر سے دیکھا جائے اور معقول اُجرت دی جائے جو یہ کام کرتے ہیں۔

گندگی کو جمع کرنے والے گندگی میں کانٹ چھانٹ کر کے اور چیزوں کو فروخت کر کے پیسے کما سکتے ہیں بعض جمع کرنے والے اُن گھروں کو معاوضہ دیتے ہیں جو گندگی کو خود چھانٹتے ہیں اور اُن لوگوں سے فیس لیتے ہیں جن کی کانٹ چھانٹ نہیں کی گئی ہو اور وہ انہیں خود کرنا ہو۔ اگر کانٹ چھانٹ گھر پر کی جائے تو خشک مواد کو گھر پر اُٹھائے جانے تک رکھ سکتا ہے۔ جبکہ گیلے فاضل مواد کو گھر سے باہر رکھا جانا چاہئے یا اس سے باغ میں کمپوسٹ بنایا جائے۔ (دیکھئے صفحات 400 سے لیکر 403 تک)

کمپوسٹ بنانا: نامیاتی گندگی سے کھاد بنانا

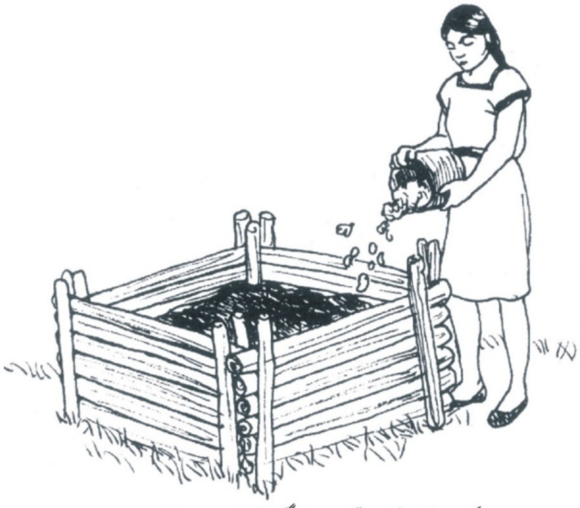

اچھا تیار شدہ کمپوسٹ کی بو اچھی ہوتی ہے اور یہ جنگلی مٹی کی طرح سیاہ، زرخیز اور نرم ہوتا ہے۔

چونکہ نامیاتی مواد ہی کسی گندگی کا بڑا حصہ ہوتا ہے اس لئے خوراک کے ٹکڑوں کو کمپوسٹ کرنا اور الگ کرنا گندگی کی تخفیف میں مثبت کردار ادا کرتا ہے۔ کمپوسٹ کو مٹی میں ملانا دراصل مٹی میں کھاد ڈالنے کے مترادف ہے۔ اچھے کمپوسٹ بنانے کا انحصار جگہ کی دستیابی ہے۔ کہ جگہ کتنی وسیع اور کشادہ ہے۔ معمولی کمپوسٹ تو گھر میں برتنوں کے اندر بھی بنایا جاسکتا ہے۔ جبکہ بڑی مقدار میں کمپوسٹ بنانے کے قصبوں یا کھیتوں میں کشادہ جگہ معین کی جاسکتی ہے۔ (دیکھئے صفحہ 287)

کیچوؤں کی مدد سے کمپوسٹ بنانا:۔ کمپوسٹ بنانے والی چیزوں میں کیچوے قدرت کی بہترین مخلوق ہے۔ ایک صندوق میں کیچوے خوراک کے ٹکڑے کھا جائیں گے جبکہ باقی مواد کو ایک اچھی کھاد میں تبدیل کردیں گے۔ اگر آپ کے پاس کمپوسٹ کرنے کیلئے اضافی زمین نہ ہو تو ایک صندوق سے بھی یہ کام لیا جاسکتا ہے۔

1) اس صندوق میں سوراخیں کریں تاکہ ہوا اندر داخل ہو جبکہ پانی اور مٹی باہر نکلیں۔

2) اس صندوق کے نیچے دوسرا برتن رکھیں جس کی تہہ میں بھی سوراخیں ہوں۔ اس میں زرخیز مٹی جمع ہوگی جو مٹی کیچوے بناتے ہیں۔

3) بالائی صندوق میں کاغذ کے ٹکڑے۔ تنکے اور خوراک کے ردی ٹکڑے ڈال دیں۔ اور کسی کاشتکار سے کیچوؤں کو حاصل کرکے اس میں ڈال دیں۔

4) وقتاً فوقتاً اس میں خوراک کے ٹکڑے ڈالیں اور اسے مناسب طور مرطوب رکھیں لیکن بہت زیادہ گیلا نہیں ہونا چاہئے۔ صندوق کو اوپر سے ڈھانپیں تاکہ کیچوے دھوپ سے محفوظ رہے۔

کیچوؤں کی یہ صندوق بہت سادہ بھی ہوسکتی ہے۔

جو کچھ آپ صندوق میں ڈالتے ہیں اور وہ اسے کھاتے ہیں تو مٹی زرخیز ہوتی جاتی ہے اور کیچوؤں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ بعض کیچوے نیچے والے برتن میں بھی گرسکتے ہیں۔ ان کو اُٹھا کر بالائی صندوق میں دوبارہ ڈال دیں یا نئی مٹی کے ساتھ اُنہیں اپنے باغ کی مٹی میں شامل کردیں۔

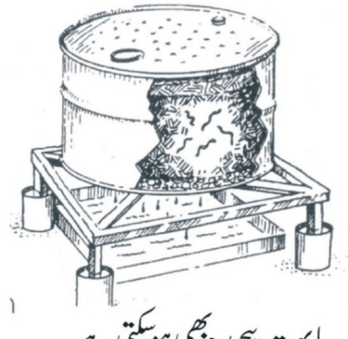

یا بہت پیچیدہ بھی ہوسکتی ہے

علاقے میں کمپوسٹ کا پروگرام

بینن (Benin) کے دارالخلافے پورٹونووُو (Porto Novo) میں گندگی کی چارمنزلہ عمارت جتنی ڈھیر لگی ہوتی تھی۔ یہ ڈھیر جس گلی میں لگی تھی بدبو پھیلا رہی تھی۔ اس کی وجہ سے صحت کے بے شمار مسائل پیدا ہوئے۔ یہاں زندگی گزارنا تقریباً ناممکن تھا بعض لوگوں نے فیصلہ کیا کہ وہ اس گندگی سے کمپوسٹ بنانے کے لئے ایک مرکز کا قیام کریں۔

ایک سماجی تنظیم کے تعاون سے انہیں ایک پلانٹ قائم کرنے کی جگہ مل گئی۔ فرانس کی ایک تنظیم نے انہیں ایک ٹریکٹر اور دو ٹریلر مہیا کئے۔ اُنہوں نے ٹریلر (پیچھے لگی ہوئی گاڑی) کو ریل گاڑی کے سٹیشن اور فٹ بال سٹیڈیم کے قریب کھڑے کردیئے اور لوگوں سے ان میں گندگی ڈالنے کی اپیل کی۔ اب ہر روز ٹریلروں کو گندگی کے مرکز سے لے جائے جاتے ہیں۔ جہاں جوان لوگ اس میں چھانٹ کانٹ کرتے ہیں۔ نامیاتی گندگی کو گڑھوں میں پھینکا جاتا ہے جہاں اس کے اوپر کمپوسٹ ننانے کے لئے کھجور کے پتے ڈالے جاتے ہیں۔ اس میں رطوبت، ہوا کا گزر اور حرارت کو باقاعدگی سے چیک کیا جاتا ہے۔ دو مہینے بعد کمپوسٹ استعمال کے لئے تیار ہوجاتا ہے۔

پراجیکٹ کے کئی لوگوں نے باغبانی کے لئے کمپوسٹ کا استعمال شروع کیا۔ اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام نے انہیں فصلوں کے اُگانے کے لئے تخم کو خریدنے کے لئے فنڈ فراہم کیا۔ بینن کے اس علاقے میں پہلے سے زمین زیادہ استعمال کی وجہ سے زیادہ زرخیز نہیں تھی۔ لیکن اب وہاں کمپوسٹ کی وجہ سے وہاں زمین زرخیز ہے اس لئے تازہ اور غذائیت سبزیاں دستیاب ہوتی ہیں۔ گاؤں والے بھی اُن سے اپنے باغوں کے لئے کمپوسٹ خریدتے ہیں۔

اس پلانٹ کو کمپوسٹ اور سبزیوں کی فروخت سے جو آمدنی ہوتی ہے اُسے اوزار خریدنے اور زیادہ جوانوں کو روزگار مہیا کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ اس طریقے سے یہ پراجیکٹ اپنے آپ کو سنبھال کر ترقی کررہا ہے۔

کمپوسٹ کو رفتہ رفتہ بنانے کا طریقہ

اس کمپوسٹ بنانے میں جگہ اور محنت دونوں کم لگتی ہیں۔ اور کمپوسٹ چھ مہینوں میں تیار ہوتا ہے۔

1) زمین میں ایک میٹر گہرا اور ساٹھ سنٹی میٹر مربع ایک گڑھا کھودیں۔

2) گڑھے میں خشک اور گیلے نامیاتی گندگی کا آمیزہ ڈال دیں۔

3) ہر بیس سنٹی میٹر تک گندگی ڈالنے کے بعد تین سنٹی میٹر مٹی اور پانی ڈالیں تاکہ یہ ذرا نم رہے۔

4) بارش سے محفوظ کرنے کے لئے گڑھے کو ڈھانپیں۔ ایک ہفتے بعد گڑھے میں توڑ پھوڑ کا عمل شروع ہوجائے گا۔ توڑ پھوڑ کے عمل کے ساتھ گندگی میں گرمائش پیدا ہوگی اور کمپوسٹ سکڑنا شروع ہوجائے گا۔

تیز رفتار کمپوسٹ بنانے کا طریقہ

اگر آپ کے پاس زمین زیادہ ہو تو اس طریقے سے آپ ایک مہینے سے لیکر چار مہینوں کے دوران زیادہ مقدار کا کمپوسٹ تیار کر سکتے ہیں۔

1) چار میٹر لمبی اور ڈھیڑھ میٹر چوڑی زمین کو منتخب کریں۔ اس جگہ میں کھمبے لگائیں۔ تیس سنٹی میٹر تک مٹی کو ڈھیلا (نرم) کر دیں۔ اس لئے کہ اس میں پانی اور کیڑے داخل ہو سکیں۔ اگر زمین بہت خشک ہو تو اسے پانی دیں۔

2) چھ فٹ تک دو لمبے ڈنڈے نرم مٹی کے وسط میں لگائیں۔ انہیں بہت زیادہ نہ گاڑے کیونکہ بعد میں آپ کو انہیں نکالنا بھی ہوگا۔

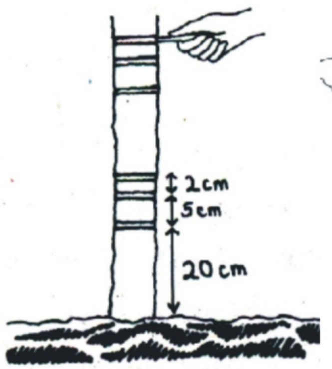

3) زمین سے بیس میٹر تک کی اونچائی معلوم کر کے کھمبوں پر نشان لگائیں۔ اس کے اوپر پانچ سنٹی میٹر اور اس کے بعد دو سنٹی میٹر نشانات لگائے جائیں۔ سات آٹھ بار یہ عمل دُہرائیں تاکہ پورے کھمبے پر نشانات لگ جائیں۔

4) خوراک اور پودوں کے فاضل مواد کی ایک ڈھیر لگائیں۔ (خشک اور گیلے مواد کا آمیزہ بہتر ہوتا ہے) یہ فاضل مواد کھمبوں پر بیس سنٹی میٹر کے نشان تک بھر دیں۔ یہ گندگی ہر جگہ یکساں ہونی چاہیئے تاکہ اس میں پوری نرم مٹی چھپ جائے۔ اگر یہ خشک ہے تو اسے پانی سے ذرا سا نم کر دیں۔ لیکن بہت زیادہ گیلا نہیں ہونا چاہیئے۔

5) اگلی پانچ سنٹی میٹر والی تہہ جانوروں کی گوبر کی لگا دیں۔ تازہ گوبر زیادہ مفید ہوگی کیونکہ یہ گرم ہوتی ہے اس کے بعد اگلی دو سنٹی میٹر والی تہہ مٹی کی لگا دیں۔ اس ترتیب کے ساتھ تہہ پر تہہ چڑھائے جائیں ہر تہہ میں تھوڑا تھوڑا پانی ڈالتے رہیں تاکہ یہ خشک نہ رہیں۔ پھر اس کے اوپر مٹی کی تہہ چڑھائیں اور ذرہ زیادہ گیلا کریں۔

6) دو دن بعد کھمبے ہٹائیں۔ کھمبوں کی سوراخوں میں ہوا اندر داخل ہوگی جس کی مدد سے اس ڈھیر میں توڑ پھوڑ کا عمل شروع ہو جائے گا۔ تین ہفتے بعد بیلچے کی مدد سے ڈھیر کو اُلٹا پلٹا دیں۔ ہر ہفتے میں یہ عمل ایک بار دُہرائیں۔ جتنے زیادہ آپ اسے الٹا پلٹا دیں گے اتنی تیزی سے کمپوسٹ تیار ہوتا جائے گا۔ ڈھیر میں توڑ پھوڑ کے عمل کے نتیجے میں سکڑاؤ پیدا ہوگا۔ ایک مہینے سے لیکر چار مہینوں تک ڈھیر خوشبودار، کالی اور زرخیز مٹی میں تبدیل ہو جائے گی۔

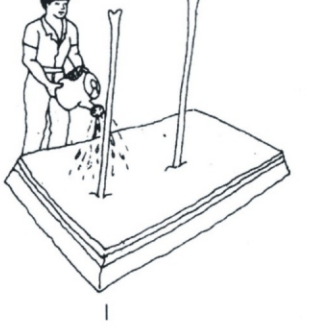

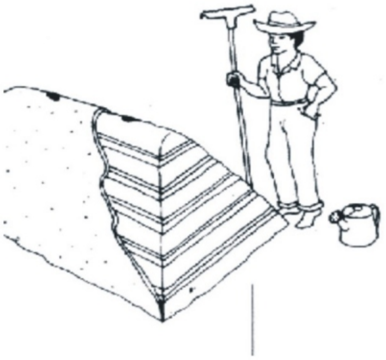

کمپوسٹ کے متعلق معلوم کرنا

یہ جانے کے لئے آپ کی جمع شدہ ڈھیر سے کمپوسٹ بن رہا ہے۔(نہ کہ ایک بد بودار غلاظت):

- کمپوسٹ کی توڑ پھوڑ کے لئے گیلے مواد جیسے خوراک کے ٹکڑے اور خشک مواد جیسے تنکے، پتے، بھوسہ اور پھٹے پرانے کاغذ کے ٹکڑے ضروری ہوتے ہیں۔اگر یہ ڈھیر سڑتی ہوئی خوراک کی ایک ڈھیر ہی ہے اور مٹی میں تبدیلی نہیں ہو رہی تو اس میں مزید خشک پودے ڈالنے چاہئیں۔

ایک کامیاب کمپوسٹ توڑ پھوڑ کے دوران گرمائش پیدا کرتا ہے۔

- اگر ڈھیر بد بودار ہے یا سکڑتی نہیں ہے تو اس میں ہوا گزارنے کی ضرورت ہے۔اسے بیلچے سے اُلٹائیں یا لکڑی کی مدد سے اس میں سوراخیں کریں۔
- اگر ڈھیر میں گرمائش پیدا نہیں ہوتی تو یہ کم یا زیادہ پانی کی علامت ہے۔بیلچے سے ڈھیر کو اُلٹائیں پھر دیکھیں اگر یہ خشک ہے تو پانی ڈالیں اگر یہ بہت زیادہ گیلی ہے تو کم پانی ڈالیں۔ اگر اس ڈھیر پر کالا پلاسٹک بچھا دیا جائے تو اس میں گرمائش زیادہ ہو جائے گی۔
- اگر کمپوسٹ میں چیونٹیاں ہیں تو اس میں پانی ڈالیں۔
- اگر اس کی طرف کھیاں آتی ہیں تو اسے مٹی سے اچھی طرح ڈھانپنا چاہئے۔

کچھ دیر میں کمپوسٹ خوشبودار، کالی اور زرخیز مٹی میں تبدیل ہو جائے گا۔

(پودوں پر کمپوسٹ استعمال کرنے کے بارے میں مزید تفصیل دیکھیں صفحہ 287)

کونسی چیز کمپوسٹ کا حصہ نہیں بن سکتی: اچھے اور برے کمپوسٹ بنانے کے بارے میں لوگوں کے مختلف نظریات ہیں۔مثلاً بعض لوگ کمپوسٹ میں خوراک یا گوشت کے ٹکڑے شامل نہیں کرتے۔ جبکہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ گھوڑوں اور مویشیوں کا گوبر اچھا ہوتا ہے۔جبکہ بلیوں اور کتوں کا فضلہ اچھا نہیں ہوتا۔

یہ چیزیں کمپوسٹ میں مت ڈالیں۔

بڑی شاخیں چونکہ بہت موٹی ہوتی ہیں اس لئے اس کی توڑ پھوڑ میں وقت لگے گا۔اس کے برعکس کاغذ یا گتا جلد حل ہوتا ہے اگر اس میں تھوڑا پانی شامل کیا جائے۔گوشت، ہڈیاں اور کیچن کی چکنی گندگی کی طرف کیڑے راغب ہوتے ہیں اور یہ آسانی سے بھی گلتی نہیں ہے۔بعض چیزیں کمپوسٹ کے لئے بالکل اچھی نہیں ہوتیں جیسے پلاسٹک، دھات، شیشہ یا ہر وہ چیز جو زمین سے براہ راست پیدا نہیں ہوتی کیونکہ ایسی چیزیں آسانی سے گلتی نہیں ہیں۔ جو پورے انسانوں یا دوسرے پودوں کو زہریلا کر دیتے ہیں جیسے الا ئچی وہ بھی اچھی کھاد نہیں بن سکتے۔

ممکنہ چیزوں کو دوبارہ استعمال کرنا

ایک شخص کی ردی چیزیں اکثر دوسرے شخص کے لئے قابل استعمال ہوتی ہیں۔ دنیا بھر میں لوگ بچت کرتے ہیں اور فالتو اشیاء کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کے لئے نئے طریقے تلاش کر رہے ہیں۔:

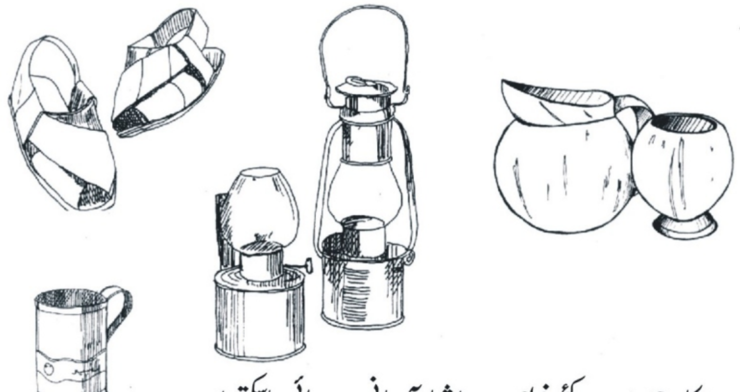

بے کار چیزوں سے کئی خوبصورت اشیاء آسانی سے بنائی جاسکتی ہیں

ٹائر سے ڈول (بالٹی) چپل وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ٹن کے ڈبوں سے لیمپ اور بتی دان۔

ناریل کے چھلکوں سے پیالے، کانٹے اور چمچ۔

کیلے کے پتوں سے تھالیاں اور کٹورے۔

دھات کے ٹکڑوں سے لیمپ اور چولہے۔کاغذ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے گھر میں انفصال (Insulation) کے لئے یا جلانے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ برادے کو کمپوسٹ میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس کے علاوہ جلانے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

دوبارہ استعمال سے گندگی وسیلے میں تبدیل ہوجاتی:۔ ردی چیزوں سے کارآمد چیزوں کے بنانے کے عمل کو ریسائیکلنگ (Recycling) کہا جاتا ہے۔ ریسائیکلنگ میں اُن اشیاء سے کارآمد چیزیں بنائی جاتی ہیں جو کہ بے کار ہو چکی ہوتی ہے۔بعض چیزوں کی ریسائیکلنگ جیسے دھات اور ربڑ فیکٹریوں میں ہوتی ہے جبکہ بعض چیزوں کی ریسائیکلنگ (جیسے کاغذ، شیشہ) کے لئے اتنے اوزار کی ضرورت نہیں ہوتی اس لئے اسے گھروں میں بھی کیا جاسکتا ہے۔ گندگی کو کم کرنے کے لئے ریسائیکلنگ ایک اہم طریقہ ہے۔لیکن ریسائیکلنگ کے لئے حکومت، انڈسٹری اور لوگوں کے خلوص کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ریسائیکلنگ کے ذریعے تیار شدہ اشیاء کے لئے کوئی مارکیٹ نہ ہو یا اسے ماہرانہ طریقے سے تیار نہ کیا جائے تو پھر ریسائیکلنگ فضول ہے۔

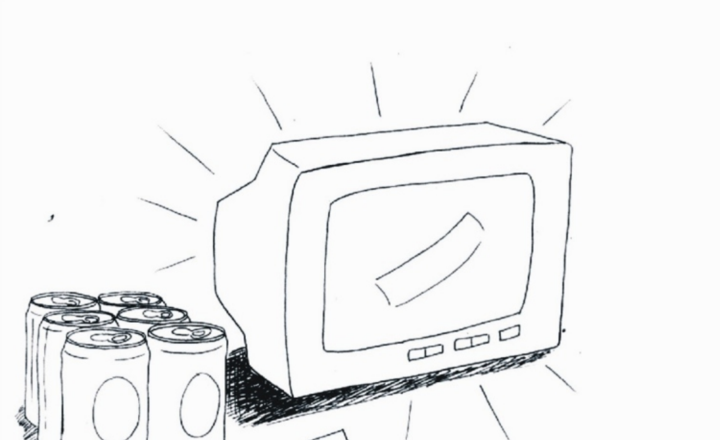

ایلومینیم کے چھ ڈبوں کی ریسائیکلنگ سے اتنی توانائی بچتی ہے کہ یہ توانائی ٹی وی کو اٹھارہ گھنٹوں تک چلاسکتی ہے۔

ریسائیکلنگ استعمال شدہ اشیاء کو دوبارہ قابل استعمال بناتی ہے اس لئے گندگی میں تخفیف بھی ہوتی ہے اور اس کی تیاری میں جو توانائی لگتی ہے اُس میں بھی بچت ہوتی ہے۔ مثلاً نئے کاغذ بنانے میں جتنی توانائی صرف ہوتی ہے ردی کاغذ سے کاغذ بنانے میں تہائی حصہ خرچ ہوتا ہے۔ اسی طرح دھاتوں کی ریسائیکلنگ میں بھی اتنی ہی بچت ہوتی ہے۔ ردی دھات سے ایلومینیم بنانے میں بہت کم توانائی صرف ہوتی ہے جبکہ خام Bauxite سے ایلومینیم بنانے میں اس سے کہیں زیادہ توانائی خرچ ہوتی ہے۔

ریسائیکلنگ:

- ٹھوس گندگی کی مقدار کو کم کر کے ماحول کو آلودگی سے بچاتی ہے
- گندگی کو کم کر کے توانائی اور رقم کی بچت کرتی ہے۔
- وسائل کو ایک سے زیادہ بار استعمال کرنے سے عام وسائل کی بچت ہوتی ہے۔
- مقامی اور قومی معیشت مستحکم ہوتی ہے کیونکہ درآمدات پر انحصار کم ہوتا ہے۔

ریسائیکلنگ ہونے والی اشیاء:۔ ریسائیکلنگ ہونے والی اشیاء کا انحصار مقامی انڈسٹری پر ہے۔شیشہ ریت، چونے اور سوڈا کی راکھ سے بنایا جاتا ہے۔شیشے کی ریسائیکلنگ کا انحصار رنگ پر ہے۔اِسے مائع شکل میں تبدیل کیا جاتا ہے اور نئے سانچے میں ڈھالا جاتا ہے۔بعض شیشوں سے ایسے مواد میں بھی بنائے جاتے ہیں جو عمارتوں اور سڑکوں میں استعمال ہوتا ہے۔

ایلومینیم کو Bauxite سے بنایا جاتا ہے۔جو زمین سے نکالا جاتا ہے۔یہ واپس اپنی شکل میں تبدیل نہیں ہوتا بلکہ شیشے کی طرح پھٹا پرانا ہو جاتا ہے۔ایلومینیم کو دوسرے ڈبوں میں ڈھال کر دوبارہ قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔فولادی ڈبے جن پر ٹن کی تہہ چڑھی ہوتی ہے جیسے پھل اور ترکاریوں کے ڈبے دوبارہ قابل استعمال بنائے جاتے ہیں جب ان سے ٹن کی تہہ اُتاری جائے فولاد اور ٹن کو دھویا جاتا ہے اور ان سے پھر ڈبے یا دوسری چیزیں بنائی جاتی ہیں۔

ربڑ ''پرزے'' (Resin) کے درخت سے بنائی جاتی ہے۔ربڑ کو اکثر پگھلا کر اور نئے سانچوں میں ڈھال کر قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔

کاغذ، لکڑی، روئی اور دوسرے پودوں سے بنایا جاتا ہے۔کاغذ ایک ایسی چیز ہے جس سے کاغذ دوبارہ بن سکتا ہے۔تجارتی کاغذ کی ریسائیکلنگ بڑے صنعت پلانٹوں میں کی جاتی ہے گھروں میں بھی کاغذ سے دوسرے آرائش کا سامان بنایا جاتا ہے۔جسے فروخت بھی کیا جاسکتا ہے۔

زہریلے مواد والے پراڈکٹس:۔ ایسے مواد کی ریسائیکلنگ میں احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے جن میں زہریلے اثرات ہوتے ہیں جیسے کمپیوٹر، بیٹریاں، الیکٹرانکس، روغن اور کیڑے مار ادویات۔(دیکھئے صفحات 410، 411، 459 اور 426)۔ان مواد میں سے بعض کو دوبارہ قابل استعمال بھی نہیں بنایا جاسکتا۔اس لئے بہتر یہی ہے کہ انہیں ابتداء ہی سے کم پیدا کیا جائے۔

پلاسٹک کی ریسائیکلنگ میں مسائل:۔ جب پلاسٹک دوبارہ قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔تو اس کی کوالٹی کمزور ہو جاتی ہے پلاسٹک بوتل سے ریسائیکلنگ کے ذریعے پھر دوسری بوتل نہیں بنائی جاسکتی بلکہ اس سے کمزور کوالٹی والی کوئی دوسری چیز بنے گی۔اس لئے پلاسٹک کو چند دفعہ ہی ریسائیکل کیا جاسکتا ہے۔

پلاسٹک کی ریسائیکلنگ سے زہریلی گیس پیدا ہوتی ہے جو مزدوروں اور پورے معاشرے کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔(دیکھئے صفحات 409، 423) اس لئے پلاسٹک کا کم سے کم استعمال ہی اس سے نجات پانے کا کامیاب ذریعہ ہے۔

گندگی کو جمع کرنا، لے جانا اور ذخیرہ کرنا

اگر آپ کے علاقے میں گندگی کو ایک جگہ جمع کرنے کا کوئی انتظام نہ ہو تو آپ خود مقامی حکومت اور تجارتی اداروں کی مدد سے یہ پروگرام بنا سکتے ہیں۔ جب آپ پروگرام بنا رہے ہوتے ہیں تو ان سوالات کو ذہن میں رکھیں:

کونسی گندگی کو ایک جگہ جمع کیا جائے؟ کیا اس گندگی کو مقامی ریسائیکلنگ پروگرام کے ذریعے دوبارہ قابل استعمال بنایا جائے گا یا دوبارہ فروخت کرنے کے لئے کسی بڑے ریسائیکلنگ پلانٹ منتقل کردیا جائے گا۔

بہتر یہ ہوگا کہ گندگی کسی قریبی پلانٹ پر منتقل کردیا جائے۔ لیکن بعض علاقوں میں قریبی پلانٹ میسر نہیں ہوتے۔ اس لئے دوسری راہیں تلاش کرنی چاہئیں

فاضل مواد کو تباہ کرنے کے طریقے: گندگی کو اکٹھا کرنے، لے جانے اور ذخیرہ کرنے کا انحصار ان باتوں پر ہے کہ آپ کے پاس کتنی جگہ ہے کام کون کرے گا؟ کون فاضل مواد کو خریدے گا اور خریدنے کے بعد اسے کس چیز کے لئے استعمال کیا جائے گا؟ گندگی کو بدبو اور جراثیم کو ختم کرنے کیلئے اسے صاف کر کے سکھانا چاہئے اور پھر ایک طرف ڈھیر کرنا چاہئے۔

کمپیوٹر، ریڈیو اور ٹی وی کے بعض حصے ریسائیکل ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس کے اکثر حصے زہریلے ہوتے ہیں۔ بہتر ہے کہ ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے ہر حصے اور پراڈکٹس کے متعلق مناسب تربیت حاصل کی جائے۔ اور حفاظتی لباس استعمال کیا جائے۔ زہریلے مواد کے برتنوں کو ہاتھ لگانے کے لئے مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔

(دیکھئے صفحات 410 اور 411)

گندگی کو جمع کرنے والوں کی صحت اور تحفظ: گندگی کو جمع کرنے والوں کی صحت کو ہر وقت خطرہ ہوتا ہے۔ صحت کے خطرات پر قابو پانے کے لئے اور نقصان کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے تربیت و مہارت حاصل کی جائے۔ اور یہ اگر بیماری لاحق ہو جائے تو علاج کے لئے کہاں جایا جائے؟

گندگی کو جمع کرنے والے مزدور اگر تنظیم بنائیں یا معمولی معمولی تجارت شروع کریں تو دوسرے لوگوں، حکومت اور اداروں کی مدد سے آسانی سے حاصل کی جاسکتی ہے جس سے حفاظتی لباس خریدے جاسکتے ہیں تاکہ صحت کی حفاظت یقینی بنائی جائے۔

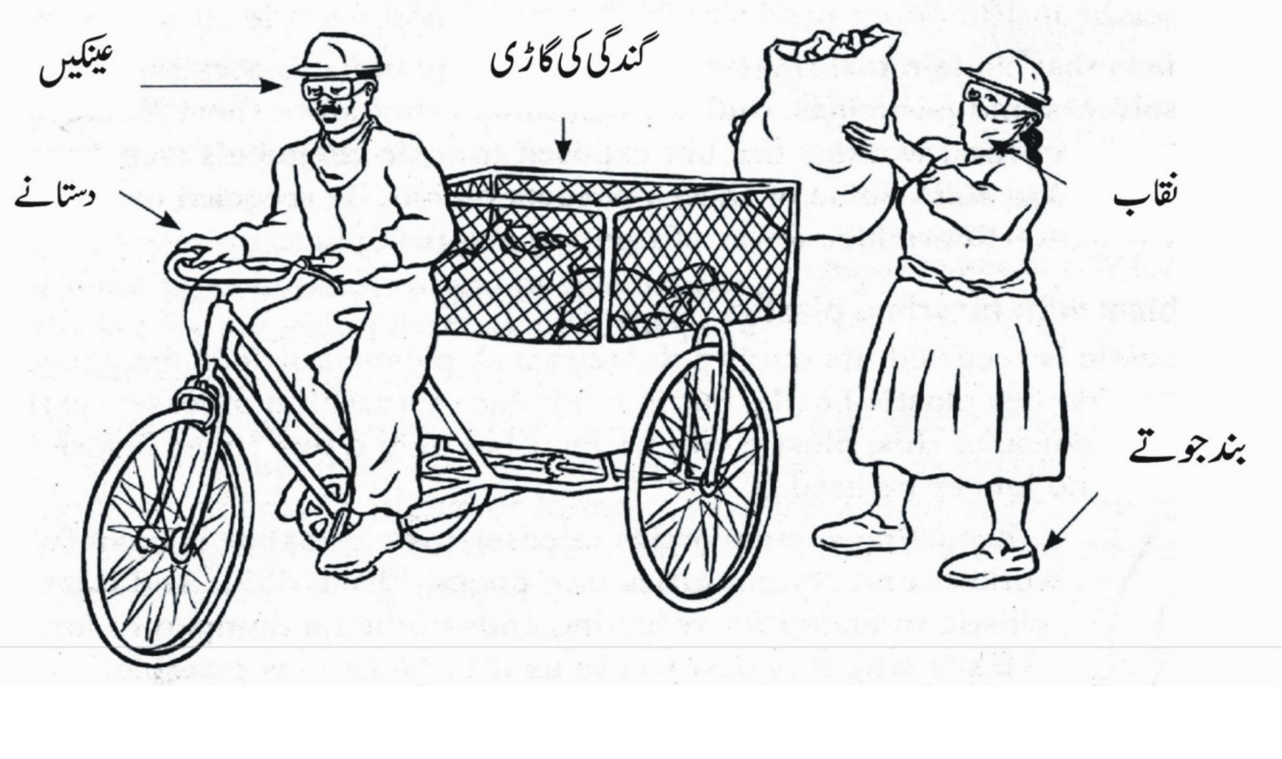

علاقے میں وسائل کی بازیافت کے مرکز کا قیام

وسائل کی بازیافت کا مرکز ایک ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں قابل استعمال ہوسکنے والی چیزیں دوبارہ استعمال یا فروخت کے لئے اکٹھی کی جاتی ہیں۔ یہاں کمپوسٹ کا مرکز یا باغ کا اجراء بھی کیا جاسکتا ہے۔ یہاں پرانے مواد سے نئی چیزیں بنائی جاتی ہیں اور چیزوں کا تبادلہ کیا جاتا ہے جیسے کپڑے، پودے، اوزار، فرنیچر، جوتے، شیشے کی بوتلیں، برتن، عمارتی مواد وغیرہ وغیرہ۔

اجتماعی محنت سے پورا علاقہ خوبصورت بن جاتا ہے

وسائل کی بازیافت کا مرکز:۔

فلپائن کے کئی علاقوں میں حکومت اور ایک مقامی تنظیم جس کا نام Mother Earth Foundation ہے نے وسائل کے بازیافت کے مراکز قائم کئے ہیں۔ان مراکز کی وجہ سے علاقے میں گندگی کے باعث پروگراموں میں کافی بہتری آتی ہے۔فاضل مواد میں کانٹ چھانٹ گھروں ہی میں ہوتی ہے اور جو چیزیں دوبارہ استعمال کی جاسکتی ہیں ان ہی چیزوں کو گھروں میں دوبارہ قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔بعض علاقوں میں بدبو کو کم کرنے کے لئے یہ پابندی لگادی گئی کہ گھروں سے باہر گلیوں میں گندگی کے ڈھیر نہ لگائی جائے۔اب لوگ گندگیوں اور کوڑے کرکٹ کو گھر کے اندر بند برتنوں میں رکھتے ہیں اور پھر مناسب وقت پر قائم شدہ مراکز لے جاتے ہیں۔جو علاقے میں جگہ جگہ موجود ہیں۔مرکز کے افراد ہر روز علاقے میں تین پہیوں والی ہتھ گاڑی چلاتے ہیں اور تمام فاضل مواد کو اس میں جمع کر کے لے جاتے ہیں۔بعض اوقات لوگوں کو ان مواد کے عوض معاوضہ بھی دیا جاتا ہے جو دوبارہ قابل استعمال بنایا جاسکتا ہے ہر چیز وسائل کی بازیافت کے مرکز لایا جاتا ہے۔جس کے دو بنیادی حصے ہیں:

- ایک ماحولیاتی باغ جہاں نامیاتی مواد سے کھاد بنائی جاتی ہے جس کی مدد سے باغ میں سبزیاں اُگائی جاتی ہے اور جو علاقے کے لوگوں پر فروخت کیا جاتا ہے۔
- ایک گودام جہاں صاف قابل استعمال اشیاء جمع کی جاتی ہیں اس سے پہلے کہ ان چیزوں کو فیکٹریوں یا کباڑیوں پر فروخت کردیا جائے۔

بعض مراکز میں ایسی جگہوں کی تخصیص کی گئی ہے جہاں لوگ پرانے مواد سے نئی چیزیں بناتے ہیں۔جوس کے کاٹنوں کو سی کر تھیلیاں بنائی جاتی ہیں۔سیشوں سے بوتلیں بنائی جاتی ہیں۔پرانے اخبارات کو پہلے پھاڑ دیا جاتا ہے پھر انہیں بُن کر تھیلے اور ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں۔پھر ان پر پائیداری کے لئے سریش لگائی جاتی ہے۔ان چیزوں کو فروخت کرنے سے جو رقم حاصل ہوتی ہے اُسے ان کاریگروں کو دیا جاتا ہے۔اور مرکز پر خرچ کیا جاتا ہے۔

ان مراکز کی وجہ سے علاقے کی گندگی میں بڑی حد تک کمی واقع ہوتی ہے۔اب لوگوں کی حالت بہت بہتر ہوئی ہے ان کی کمائی بڑھ گئی ہے، اُنہیں کھاد ملتی ہے، سبزیاں زیادہ پیدا ہوتی ہے جبکہ پہلے وہ بدبودار ڈھیروں کی قربت میں زندگی بسر کرتے تھے۔

گندگی سے چھٹکارا پانا

جو چیز دوبارہ قابل استعمال نہیں ہوسکتی اس سے محفوظ انداز میں نجات پانا چاہیئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ گندگی کو جلانا بہتر ہوتا ہے۔ بعض لوگ دھویں سے بچنے کے لئے اسے دفنانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان دوطریقوں میں مسائل پوشیدہ ہیں۔ جن جگہوں میں کاغذ اور گتوں کی رسائیکل کرنے کا کوئی پروگرام نہ ہو وہاں ان کاغذوں اور گتوں کو کھانا پکانے کیلئے آگ جلانے میں استعمال ہوسکتا ہے۔ ربڑ اور پلاسٹک کے جلانے سے زہریلے کیمیکلز پیدا ہوتے ہیں جیسے Dioxin Forans اور PCBS جو صحت کے لئے مضر ہوتے ہیں۔ (دیکھئے صفحہ 423 اور باب 16)

جس گندگی کے تلف کرنے کا کوئی دوسرا طریقہ نہ ہو اُسے چھوٹے گڑھوں میں دفنانا چاہیئے۔ (دیکھئے صفحہ 412) گڑھا پانی کے ذخیرے سے کہیں دور کھودیں اور گندگی سے بھر کر بند کردیں۔ اگر کیمیکلز والی گندگی دفنائی جائے تو یہی کیمیکلز زمین میں رس کر پانی کے ذخائر میں شامل ہوجاتے ہیں۔ اگر زہریلے مواد سے چھٹکارا حاصل کرنے کا کوئی محفوظ طریقہ نہ ہو (مثلاً اسے فیکٹری کو واپس بھیجنا، یا اسے زہریلا پن ختم کرنا) تو بہتر یہ ہے کہ اسے ایسے گڑھے میں ڈال دیا جائے جس کے چاروں طرف دیواریں ہوں۔

زہریلے فاضل مواد

زہریلے فاضل مواد سے ایسی گندگی ہے جس میں کیمیکلز شامل ہوں اور جو ہماری صحت اور ہمارے ماحول کے لئے نقصان دہ ہوں۔(دیکھئے باب سولہ)

زہریلی گندگی سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اسے سرے سے پیدا نہ کی جائے۔حکومت کو زہریلی پیداواروں اور پیداواری طریقہ کار پر پابندی لگانی چاہیئے۔علاقے کے لوگ گھروں میں اس کے استعمال کو ترک کرنے اور مزدور یونین انڈسٹریوں میں مزاحمت کرنے سے اس کی پیداوار کی روک تھام کر سکتے ہیں۔تاکہ اس کا متبادل انتظام کیا جا سکے۔زہریلی گندگی کے لئے مراکز کے قیام سے بھی پانی اور زمین آلودہ ہونے سے بچ سکتی ہے(گھریلو استعمال والی اشیاء میں زہریلے مواد کے متبادل پراڈکٹس کیلئے دیکھئے باب 14،16،20)

زہریلے فاضل مواد کو محفوظ طریقے سے تلف کرنا:- چونکہ زہریلے فاضل مواد کو محفوظ طریقے سے تلف کرنا ایک پیچیدہ اور مہنگا عمل ہے اس لئے اس کے تلف کرنے،استعمال اور ذخیرہ کرنے کے لئے حکومت کو اُصول مقرر کرنے چاہئیں۔اُس کے ساتھ علاقے کے لوگوں کو تعلیم و تربیت بھی دینی چاہیئے۔

زہریلے مواد کو ہاتھ لگانے کے چند اُصول یہ ہیں:

- زہریلے مواد بچوں کی رسائی،خوراک اور پانی سے دور رکھیں۔
- زہریلے مواد کو اپنی اصلی برتن میں رکھیں اور اس سے لیبل نہ ہٹائیں۔تاکہ دوسرے لوگ اسے خوراک کے لئے استعمال نہ کریں۔
- زہریلی گندگی دوسری عام گندگی سے الگ رکھیں۔
- زہریلی گندگی کو نہ جلائیں۔یہ دھواں اور راکھ کی صورت میں پھیلتی ہے اور بعض اوقات اس سے مزید خطرناک کیمیکلز پیدا ہوتے ہیں۔
- زہریلے مواد کو لیٹرین،بیت الخلاؤں،ندیوں،نہروں،آبی راستوں اور زمین پر نہ ڈالیں۔

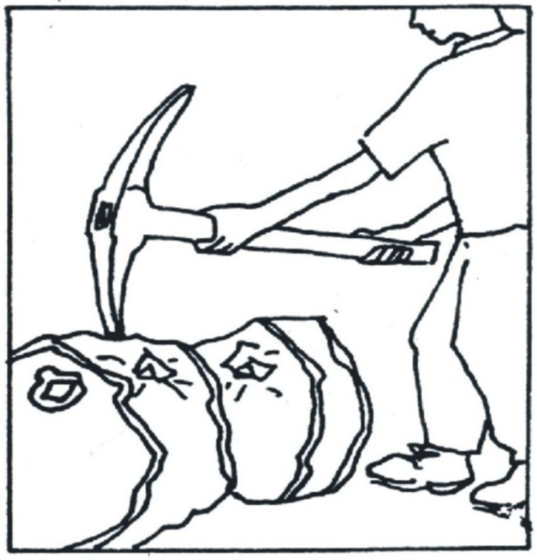

زہریلے کیمیکلز کے برتنوں کو مکمل طور پر نا قابل استعمال بنائیں تاکہ دوسرے لوگ اسے خوراک اور پانی کے لئے استعمال نہ کریں۔

اپنے علاقے میں زہریلی گندگی کو صحیح طریقے سے تلف کرنے کے لئے اپنی مقامی حکومت اور وسائل کی بازیافت کے مرکز سے رجوع کریں۔

عام زہریلی اشیاء کو تلف کرنا

گھریلو استعمال کی یہ عام چیزیں، بہت نقصان دہ ہوتی ہیں اگر ان کو درست طریقے سے تلف نہ کیا جائے۔

روغن اور روغن کے برتن:۔ روغن کا بند برتن ٹھنڈی جگہ میں رکھیں۔ جب اس میں اندر روغن ختم ہو جائے تو اسے ہموار کر کے کاغذ میں لپیٹیں اور کہیں دور گڑھے میں دفنا دیں۔لیٹکس (Latex) روغن یا دوسرے روغنوں سے کم زہریلا ہوتا ہے۔لیکن اس کے تلف کرنے کا طریقہ بھی یہی ہے۔

محلول:۔ (ٹرپنٹائن، روغن کو دور کرنے والے کیمیکلز یا گریس کو دور کرنے والا مواد) محلول کو ٹھنڈی جگہ میں بند برتن میں رکھیں تا کہ اسے آگ نہ لگے۔ جب یہ محلول ختم ہو جائے تو اس کے برتن میں سوراخیں کریں تا کہ کوئی اسے خوراک کیلئے استعمال نہ کریں۔اس کے برتنوں کو ہموار کر کے کاغذ میں لپیٹیں اور پھر پلاسٹک کی تھیلی میں ڈال کر کہیں دور گڑھے میں دفنا دیں۔

موٹر کا استعمال شدہ تیل:۔ یہ تیل آبی راستوں یا زمین پر نہ اُنڈیلیں۔ اسے بند برتنوں میں رکھیں استعمال شدہ تیل بعض اوقات گاڑیوں کی ورکشاپ والے اکثر دوبارہ استعمال میں لا سکتے ہیں۔ یہ تیل عموماً عمارتی لکڑیوں پر لگایا جاتا ہے تا کہ یہ زمین کے اندر نہ سڑیں یا بعض اوقات بعض چولہوں میں جلانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

اگر ان عام اشیاء کو صحیح طریقے سے تلف نہ کیا جائے تو یہ بہت مضر ہوتی ہیں۔

بیٹریاں:۔ بعض جگہوں میں بیٹریاں ریسائیکل کی جا سکتی ہیں۔لیکن محض ہاتھوں سے اسے قابل استعمال بنانا بہت خطرناک ہوتا ہے اس لئے اس کی ریسائیکلنگ کیلئے تربیت اور حفاظتی لباس کی ضرورت ہوتی ہے۔

کیڑے مار ادویات:۔ کیڑے مار ادویات کے برتنوں کو مکمل طور پر تباہ کر دیں تا کہ اسے دوبارہ استعمال نہ کیا جا سکے۔اور سے گڑھے میں دفنا دیں (کیڑے مار ادویات کے کم استعمال کے متعلق سیکھنے کے لئے دیکھئے باب پندرہ اور صفحہ 367)۔

معالجاتی فاضل مواد:۔ معالجاتی فاضل مواد جیسے خون آلودہ پٹیاں، گندہ سوئیاں یا دوسری تیز دھار والی چیزیں، فالتو دوائیاں وغیرہ۔ معالجاتی فاضل مواد کو بہتر طریقے سے تلف کرنے کے لئے دیکھیں باب 19۔

صفائی والے گڑھے

ان گڑھوں کی تہہ محفوظ ہوتی ہے جہاں گندگی تہہ در تہہ ڈالی جاتی ہے
اور پھر اسے ڈھانپا جاتا ہے صفائی والے ایسے گڑھے کھلی کوڑیوں سے زیادہ محفوظ ہوتے ہیں
اس لئے یہ گندگی کے نقصانات کو کافی حد تک کم ہوجاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی یہ گڑھے بھر جاتے ہیں اور ان کے زمین کے اندر رسنے کا احتمال ہوتا ہے اس لئے گندگی سے نجات پانے کا ہر حال میں واحد حل یہ ہے کہ گندگی سرے سے پیدا نہ کی جائے۔ کھلی کوڑیوں کو گڑھوں میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ یا پھر گڑھا کھود کر علاقے والے کوڑی کو لا کر اس میں ڈال سکتے ہیں۔ گڑھا علاقے کی صحت تب محفوظ کرتا ہے جب:

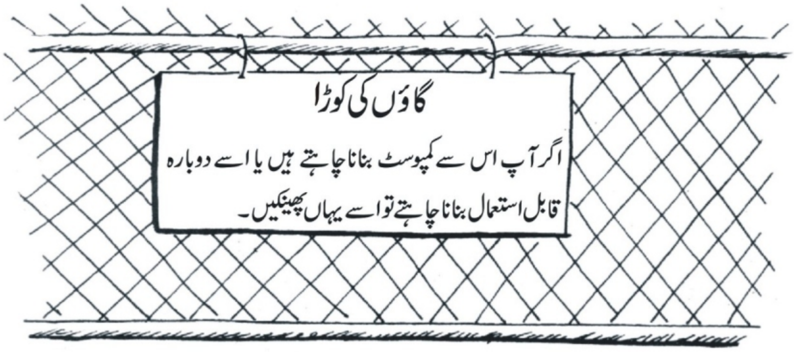

- اسے رہائشی علاقے سے دور تیار کیا جائے۔
- کیڑوں مکوڑوں اور دوسرے جراثیم لے جانے والے جانداروں کی پرورش

کو روکنے کیلئے اسے ڈھانپا جاتا ہے۔

- گڑھے کے اندر دیواریں بنائی جاتے ہیں تاکہ اس سے کیمیکلز اور گندگی رس کر پانی میں شامل نہ ہوسکے۔

• چونکہ گڑھا کھودنا، دیواریں بنانا اور پھر اس کی دیکھ بھال کرنا ایک مشقت طلب کام ہے اس لئے یہ کام علاقے، حکومت اور دوسری تنظیموں جیسے تجارتی ادارے یا کلیسا وغیرہ کی معاونت کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ صفائی والے گڑھے تب مفید ہوتے ہیں جب اس کی اچھی دیکھ بھال ہو۔ اچھی دیکھ بھال اور انتظام کے لئے تربیت، وسائل کی بازیافت کے مرکز کے تعاون اور مقامی حکومت کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

جگہ کا انتخاب کرنا:۔ گڑھے کی کھدائی میں پہلا اقدام جگہ کا تعین کرنا ہے۔ بعض جگہوں میں حکومت کو تعمیر سے پہلے جگہ کا معائنہ کرنا پڑتا ہے۔ یعنی مٹی اور پتھر کے اقسام کا مطالعہ، وہاں اُگنے والے پودوں کی قسم اور اُس جگہ کا آبی ذخائر اور رہائشی علاقوں کا گڑھے سے فاصلے پر سوچ بچار، صحت اور حفاظت کی خاطر گڑھے کو کم سے کم

- ساحلی پانی سے 150 میٹر دور ہونا چاہئے۔
- تازہ پانی جیسے نالیاں اور تالاب سے 250 میٹر
- محفوظ جنگل سے 250 میٹر
- گھروں، کنوؤں اور دوسرے پینے کے پانی سے 500 میٹر
- زلزلے کی فالٹ لائن (Fault Lines) سے 500 میٹر دور ہونا چاہئے۔

گڑھے کی تہہ کو زمینی پانی کی سطح سے کم سے کم دو میٹر اونچا ہونا چاہئے۔

گڑھے کو بنانا

گڑھے کی سائز کا انحصار فاضل مواد کی مقدار پر ہے۔ ہر گڑھے کی تہہ باقی حصے سے تنگ ہونی چاہئے۔ تاکہ گڑھا نہ گرے۔ اس طرح فاضل مواد خوب ٹھوس ہو جاتا ہے کیونکہ اوپر حصے کی کشادگی کی وجہ سے اس کا وزن زیادہ ہوتا ہے۔

جب گڑھا کھلا ہو تو اس پر کھمبا لگانا چاہئے جس پر نشان لگائے جاسکتے ہیں اس کی وجہ سے کام کرنے والوں کو آسانی رہے گی کہ اس میں کتنی کب اور کیسے گندگی ڈالی گئی۔

ایک بہتر اور آراستہ گڑھا

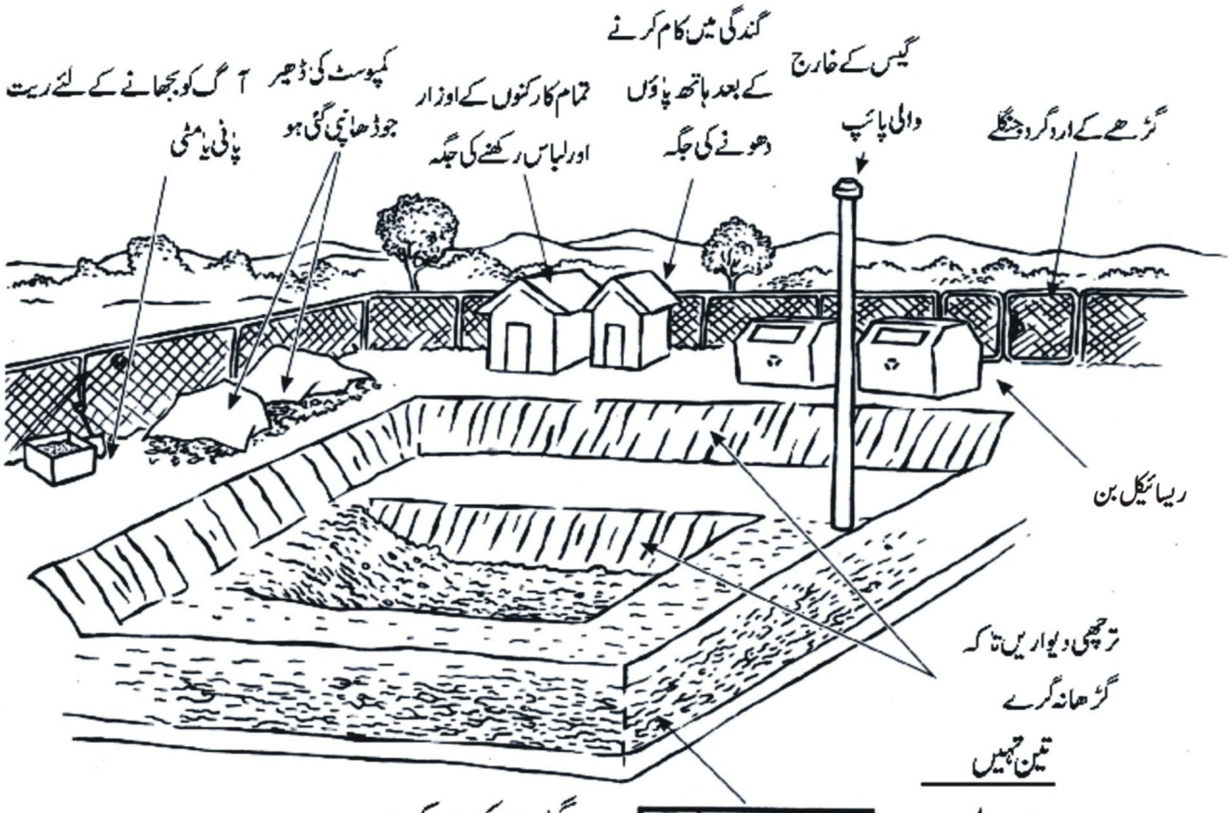

تین تہیں

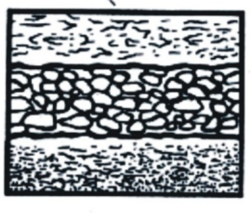

سب سے اوپر والی ایک میٹر سخت مٹی کی ہو

درمیانی تہہ آدھا میٹر بجری ہو

آخری تہہ تقریباً ایک میٹر نرم گاری مٹی ہو۔

گڑھے کو پختہ کرنا

زمینی پانی کو محفوظ کرنے کے لئے گڑھے کی تہہ کو پختہ کرنا چاہئے اسے ٹھوس مٹی، بجری اور مٹی سے بنایا جاسکتا ہے۔ اگر گڑھا سخت مٹی والی زمین میں بنایا جائے تو یہ بہت بہتر ہوگا۔ اگر وسائل دستیاب ہوں تو پلاسٹک اور موٹے کپڑے سے بھی اسے محفوظ کیا جاسکتا ہے اور گڑھے سے مائع دور کرنے کے لئے پمپ اور پائپوں کا انتظام بھی کیا جاسکتا ہے۔

گڑھے کو بھرنا

گڑھے کو بھرنے کا انحصار گندگی کی مقدار لوگوں کی محنت اور مقامی آب وہوا پر ہے۔ایسے علاقوں میں جہاں بارشیں زیادہ ہوتی ہیں اور گندگی کم جیسے قصبے، آپ ہر ہفتے یا مہینے میں آپ ایک نیا گڑھا کھود سکتے ہیں جو بجری یا گاری مٹی سے پختہ کی گئی ہو (خواہ اس کی تہیں عام گڑھوں کی تہوں سے پتلی کیوں نہ ہوں) کوئی اس کام کی ذمہ داری لے کہ گندگی لانا، گڑھے میں ڈالنا اور گڑھے کو ڈھانپنا کسی کی ذمہ داری ہو جائے۔اگر گڑھے میں گندگی تھوڑی تھوڑی ڈالی جائے تو گڑھے میں پانی جمع نہیں ہوگا۔

جس علاقے میں گندگی بڑی مقدار میں پیدا ہوتی ہو وہاں ایک بڑا گڑھا کھودنا آسان ہوتا ہے۔کارکنان گڑھے میں گندگی ڈالتے ہیں۔گڑھے میں گندگی ڈالنے کے بعد اسے دبا کر ہموار کر دیا جاتا ہے۔اور پھر پتوں سے ڈھانپا جاتا ہے۔جیسے کھجور اور کیلے کے بڑے بڑے پتے، مٹی، راکھ یا ریت۔اس سے گڑھا بدبودار نہیں ہوگا اور کیڑوں کی پرورش بھی نہیں ہوگی۔اگر گڑھے کے اوپر چھت بنائی جائے تو گڑھا بارش کے پانی سے محفوظ رہے گا۔

گڑھے پر تہہ چڑھانا: جب گڑھا بھر جائے تو اس پر مٹی کی نوے سنٹی میٹر موٹی تہہ چڑھانی چاہئے۔اس پر جنگلی پودے اور گھاس اُگائی جاسکتی ہے۔لیکن سبزیاں اور پھل کے درخت لگانے نہیں چاہیے۔جب تک اس کے پورے احاطے پر پودے نہ اُگیں اُس وقت تک اس پر جانوروں کو نہیں چرانا چاہئے۔

گڑھے کو جب **مکمل** طور پر ڈھانپا جائے اور اس کا صحیح انتظام کیا جائے تو گڑھے والا علاقہ سرسبز اور خوشگوار ہوتا ہے۔

صفائی والے گڑھوں میں مشکلات

صفائی والے گڑھوں میں چند مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اور یہ مشکلات مزید پیچیدہ ہوسکتی ہیں اگر گڑھے میں پانی اور گیس جمع ہوں۔

مائع کی شکل میں گندگی:۔ اگر گڑھے میں بارش کا پانی آتا ہو تو اس سے بدبو اور جراثیم پیدا ہوتے ہیں جو گندگی سے زہرلے جا کر پانی میں شامل کر دیتے ہیں۔اس لئے یہ نہایت اہم ہے کہ گڑھا آبی ذخائر سے دور بنایا جائے اور اس کے اندر پختہ دیواریں بنائی جائیں۔مائع کی شکل میں گندگی سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ گندگی پر چھت بنائی جائے تاکہ اس میں پانی داخل نہ ہو۔

خطرناک گیس:۔ اگر گڑھے میں مکس گندگی موجود ہو (خشک اور مائع گندگی) تو اس میں میتھن (Methene) گیس پیدا ہوتی ہے۔یہ گیس آگ کا سبب بن سکتی ہے۔اور گلوبل وارمنگ میں اضافہ کرسکتی ہے۔(دیکھئے صفحہ 33) بعض جگہوں میں گڑھوں میں میتھن گیس سے بجلی بھی پیدا کی جاتی ہے۔اگر بجلی پیدا کرنے کا کوئی سامان نہ ہو تو میتھین گیس سے چھٹکارا حاصل کرنے کا اچھا طریقہ اسے روزنوں کے ذریعے خارج کرنا ہے۔

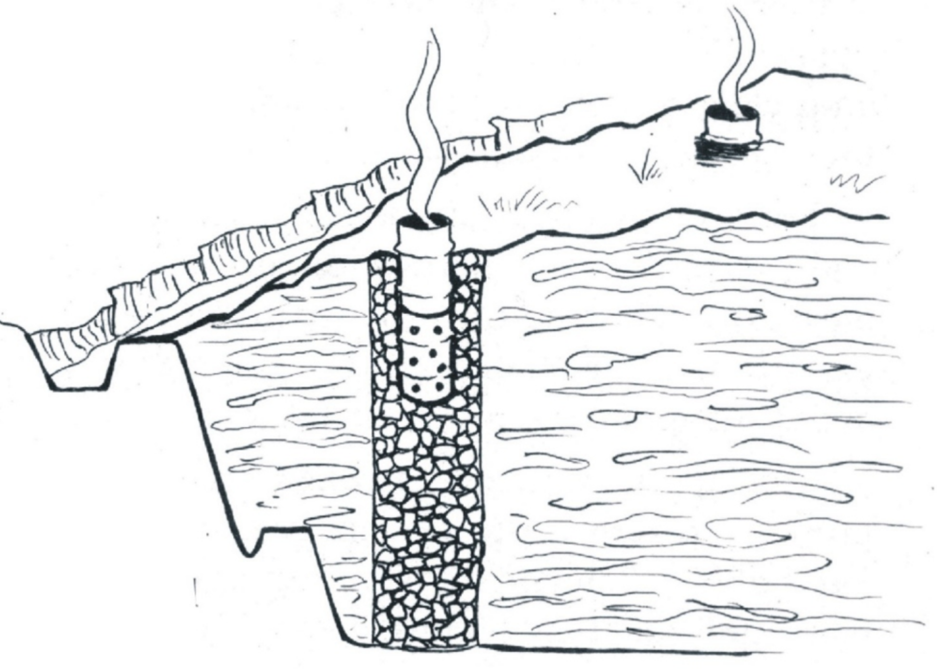

گڑھے میں گیس کی روزن

ایک سادہ روزن چوکور یا دائرے کی شکل میں پتھروں کی چمنی پر مشتمل ہوتی ہے۔اس میں سلاخیں استعمال ہوتی ہیں یا آپ ڈرم بھی استعمال کرسکتے ہیں۔جس کی تہہ ہٹادی گئی ہو۔ روزن کی اونچائی گڑھے کی اونچائی کے مطابق ہوتی ہے۔ دوزنوں کی تعداد کا انحصار گڑھے کی سائز اور گڑھے میں موجود گندگی کو نوعیت پر ہے۔جس گڑھے پر گھاس اُگی ہو اُس سے اس حالت میں بھی میتھن گیس خارج ہوسکتی ہے۔

اگر گڑھے کے اوپر خشک گھاس نظر آئے خصوصاً دائرے یا چوکور کی شکل میں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میتھن گیس خارج ہو رہی ہے۔اس لئے یہاں انتباہ لکھ کر اویزاں کر دیں تاکہ لوگ یہاں سے تقریباً دس میٹر کے فاصلے پر رہیں کیونکہ کسی بھی وقت دھماکہ ہوسکتا ہے۔پھر تربیت یافتہ پیشہ وروں سے رجوع کیا جائے کہ متوقع دھماکے کی روک تھام کیسے ہوسکتی ہے۔

گندگی کا مکمل خاتمہ

دنیا بھر میں لوگ اس کوشش میں ہیں کہ گندگی کا مکمل خاتمہ کیا جائے۔ اور یہ کہ گندگی سرے سے پیدا نہ کی جائے اور جو گندگی پیدا ہو اُس کو دوبارہ اس طرح قابل استعمال بنایا جائے جو ہماری صحت اور ماحول کے لئے مفید ہو۔

گندگی کو پیدا نہ کرنے کے سلسلے میں صنعتی شعبے کو ذمہ داری اُٹھانی چاہئے کہ وہ ایسی پیداوار سے گریز کرے جو دوبارہ قابل استعمال نہیں بنائی جاسکتی جیسے پلاسٹک۔ اس طرح گندگی سے کھاد بنانے یا اسے دوبارہ استعمال کرنے کے حوالے سے ہر علاقے میں پروگرام بھی بنایا جاسکتا ہے۔ اس حوالے سے کامیابی کے حصول کیلئے منصوبہ بندی لازمی ہے۔ اس منصوبہ بندی میں ایسے لوگوں کی شمولیت بھی ضروری ہے جو سب سے زیادہ متاثر ہیں۔

ایک قصبہ ٹھوس گندگی کے خلاف کوشاں ہے

کولام ہندوستان میں سیاحت کے حوالے سے ایک مشہور جگہ ہے۔ لیکن اب اس کی یہ حیثیت اس لئے ختم ہوئی ہے کہ اس علاقے میں ہر جگہ گندگی بکھری پڑی ہے۔ تیس سال کی سیاحت کے دوران کولام میں گندگی کو تلف کرنے کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں تھا۔ اس میں کمپوسٹ بنانے کا، ریسائیکلنگ کا اور کوڑے دانوں کا کوئی پروگرام نہیں تھا۔ سیاح آتے، ڈھیروں گندگی چھوڑ کر چلے جاتے۔ پلاسٹک کے تھیلوں سے آبی نل بند ہو گئے، گندگی میں مچھر پلنے لگے اور یوں پورا علاقہ بدصورت اور غیر صحت مند ہو گیا۔

مقامی حکومت نے گندگی کو تلف کرنے اور جلانے کے لئے جگہ جگہ پروگرام بنا دیا۔ لیکن بہت سے لوگوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں کہ گندگی کو جلانے سے مزید آلودگی پیدا ہوگی کیونکہ اس کا دھواں فضاء کو اور راکھ زمینی پانی کو آلودہ کریں گے۔ حکومت نے جلانے کا پروگرام ترک کر دیا اور ان لوگوں سے متبادل تجویز پیش کرنے کا مطالبہ کیا۔

تھنل کنزرویشن گروپ (Thanal Conservation Group) کی رہنمائی میں علاقے کے لوگوں نے پڑوسی گاؤں والوں کی معیت میں یہ تجویز پیش کی کہ گندگی سرے سے پیدا نہ کی جائے۔ ''مورانی'' نامی ایک عورت نے کہا کہ میں کھجور کے پتوں، ناریل کے چھلکوں اور ردی کاغذوں سے تھیلے، چمچ، کٹورے اور پیالے بنا کر فروخت کرتی ہے۔ اس طرح کمپوسٹ بنانے اور دوسرے نئے طریقوں سے گندگی کا مکمل خاتمے کا پروگرام شروع کیا گیا۔ چند سالوں کے اندر کولام ایک خوبصورت اور خوش الحال علاقے میں تبدیل ہو گیا۔ اب اس میں گندگی کو تلف کرنے کا ایک مرکز بھی بنایا گیا ہے جو سیاحوں کو اپنی طرف راغب کرتا ہے۔ کئی مقامی ریسٹورنٹ میں ناریل کے چھلوں اور کھجور کے پتوں کے برتن استعمال کئے جاتے ہیں۔ گندگی کو تلف کرنے کے مرکز میں تیار کردہ کمپوسٹ کی مدد سے زرخیز مٹی میں تازہ سبزیاں اور کیلے اُگائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ لوگوں نے جانوروں اور انسانی غلاظت سے بجلی پیدا کرنے کے لئے ایک پلانٹ کا بھی اہتمام کیا ہے۔ (دیکھئے صفحہ 540)

کولام نے علاقے کو اتنا خوبصورت اور صحت مند بنا دیا ہے اور آئندہ نسلوں کے لئے اسے اتنا محفوظ کر دیا ہے کہ یہ نہ صرف بھارت کے لئے بلکہ پوری دنیا کے لئے ایک مثال بن گئی ہے۔

گندگی اور قانون

اکثر حکومت کے پاس گندگی تلف کرنے کی پالیسیاں ہوتی ہیں لیکن دیکھنا یہ چاہئے کہ آیا یہ پالیسیاں لوگوں کے تحفظ کے حق میں ہیں کہ نہیں۔

فلپائن میں غلاظت سوزی اور گندگی کے متعلق قوانین:۔ فلپائن میں کئی سالوں تک گندگی کو یا کھلی کوڑیوں میں ڈالا جاتا تھا یا جلایا جاتا تھا۔لیکن اس طریقے سے آلودگی میں اتنا اضافہ ہوا کہ باقی علاقوں کے لوگوں کو بھی تشویش لاحق ہوئی اس لئے اُنہوں نے غلاظت سوزی پر پابندی لگانے کے لئے حکومت پر دباؤ ڈالا۔ اُنہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ گندگی کو کھلی کوڑیوں میں نہ ڈالا جائے اور اس کے لئے ریسائیکلنگ پروگرام کا اہتمام کیا جائے۔

اس مہم کا آغاز تعلیمی پروگرام سمیت 1985ء میں کیا گیا۔ پورے علاقے میں رضا کاروں نے واک کیا اور لوگوں کو گندگی کو سرے سے پیدا نہ کرنے گندگی سے کمپوسٹ بنانے اور ردی چیزوں سے دوبارہ قابل استعمال چیزوں کے بنانے کی تربیت دی۔ انہوں نے زندگی کے تمام شعبوں کے لوگوں کو شریک ہونے کی دعوت دی کاشتکاروں سے لیکر سیاست دانوں اور پادریوں تک۔

انہوں نے سرکاری لوگوں کو بھی تعلیم و تربیت دی کہ غلاظت سوزی سے کس طرح آلودگی پیدا ہوتی ہے۔ ان رضا کاروں اور کارکنوں نے لوگوں کو دکھایا کہ یہ زہریلا پن کیسے انڈوں اور خوراک میں نمودار ہوتا ہے۔حکومت نے غلاظت سوزی پر 1999ء میں کلین ایئر ایکٹ (Clean Air Act) کی شکل میں پابندی عائد کی۔2000ء میں حکومت نے ریسائیکلنگ پروگرام کا آغاز کیا اور ایک قانون پاس کیا جس کے تحت تمام گندگی کو گڑھوں میں ڈالا جانے لگا۔2001ء میں حکومت نے (Ecological Wasted Management Act) کے نام سے ایک دوسرا قانون پاس کیا جس کے تحت ''وسائل کی بازیافت'' کے مراکز قائم کئے گئے۔ اب کارکنان اس کوشش میں ہیں کہ ان قوانین سے وہ لوگ سب سے زیادہ مستفید ہو جائیں جو سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں یعنی وہ لوگ جو گندگی کو جمع کرتے ہیں، چنتے ہیں اور دوبارہ قابل استعمال بناتے ہیں۔

گندگی کو تلف کرنے کے خاص معیار قائم کرنے کے لئے ایسے قوانین بہت مفید ہوتے ہیں جب گندگی کو تلف کرنے کے متعلق لوگ خود ذمہ داری قبول کر لیتے ہیں اور قانون ساز اداروں پر دباؤ ڈال کر قانون پاس کرنے اور نافذ کرنے کی تگ و دو کر لیتے ہیں تو ہر ایک کو نفع پہنچتا ہے۔